

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

۳۰/۱۹۱۳

بسم الله الرحمن الرحيم

Checked
1987

CHECKED 1987

یہ رسالہ زبان ریختہ ہندی کی صرف و نحو میں

مشمول ہی دو مقالے پر ❀

❀ مقالہ اول مفردات میں ❀

کلمہ وہ لفظ ہی کہ موضوع ہی واسطے ایک

معنی مفرد کے ❀

❀ یہ مقالہ شامل ہی تین بحث پر ❀

❀ بحث اول ❀

اسم وہ کلمہ ہی کہ دلالت کرے ایک معنی پر

ساتھ استقامت کے ❀ یعنی دلالت کے واسطے

محتاج دو تہرے کسی طرف ہو اور اُسکی معنی کے
ساتھ زمانہ معتبر ہو * اس بحث میں چار
باب ہیں *

* باب اول *

تقسیم میں اسم کی باعتبار اشتقاق اور
عدم اشتقاق کے * جانا چاہئے کہ اس اعتبار
سے اسم کی تین نوعیں ہیں *

* نوع اول *

جامد وہ اسم ہی کہ نہ وہ مشتق ہی نہ مشتق نہ
یعنی نہ نکلا ہی وہ کسو سے نہ اُسے کوئی نکلا ہی
جیسا بٹھمر * تھی * مرد * رندی *

* نوع دوم *

مصدر وہ کہ نکلیں اُسے افعال اور اسماء مشتقہ
حالات مصدر کی ہندی میں حرف (نا) ہی یعنی
نون و الف ساکن * اور مصدر کی چار قسم

ہٹن * لازم جیسا آنا جانا * متعدی ایک مفعول
 جیسا مارنا کاٹنا * متعدی بدو مفعول جیسا کتو انا
 دبو انا * متعدی بدو مفعول جیسا دانا * بھر
 مصدر متعدی مطلقاً دو قسم ہی معروف مثال
 اُسکی مذکور ہوئی اور مجہول چنانچہ مارا جانا
 کتوایا جانا دلایا جانا * اور تفصیل اُسکی کیا حقہ
 بحث فعل میں آدھگی انشاء اللہ تعالیٰ * یاد رکھا
 چاہئے کہ مصدر دلالت کرتا ہی صادر ہونے پر فعل
 کے فاعل سے یا قائم ہونے پر فعل کے فاعل میں *
 اور اس صدور اور قیام کے بعد ایک کیفیت
 حامل ہوتی ہی اُس کیفیت پر جو اسم دلالت
 کرے وہ حامل بالمصدر رہی پس اکثر مصادر کی
 علامت کے حذف کرنے سے جس قدر باقی رہے
 وہی حامل بالمصدر رہی جیسا مار پیٹ لوت کاٹ *
 اور کبھی مینہ جمع ابر کا جو بغیر ہمزے کے آنا ہی

حاصل بالمصدر لا ہوتا ہی جیسا لگا و چرھا و دبا و بچا و *
 اور کبھی ماضی و اعراضہ کر کے ساتھ حرف نون
 لائے سے جیسا لگان لگان * اور کبھی حرف باء
 پارسی کے آنے سے جیسا ملاپ *

❁ نوع سوم ❁

مشق و واسم ہی کہ نکلے مصدر سے پس مشق
 کی چار قسم ہیں *

❁ قسم اول ❁

اسم فاعل و وہ کہ دلات کرے ایسی ذات
 پر کہ جسے فعل صادر ہوئے جیسا مارنے والا *
 یا قائم ہو۔ حسین جیسا مرنے والا * اسم فاعل کی
 علامت اکثر واقع ہوتی ہی لفظ والا یا را یا اء *
 اسم فاعل مذکر واحد مارتے والا جمع مارتیوالے
 مونث واحد مارتیوالی جمع مارتیوالیں و مارتیوالیان
 * فائدہ * اکثر اسم فاعل عربی اور فارسی کا ہندی

میں مستعمل ہی جیسا فاعل عاشق آئندہ روندہ

❁ قسم دوم ❁

اسم مفعول وہ ہی کہ دلالت کرے ذات پر
 اُس شخص کی کہ جس پر فعل واقع ہووے *
 اسم مفعول کا وزن موافق ہی فعل ماضی کے
 وزن کے ساتھ جیسا کہتے ہیں (وہ تو میرا مارا ہی)
 اسم مفعول مذکر و احد مارا جمع مارے مونث
 واحد ماری جمع ماریں و ماریاں * اور کبھی اسم مفعول
 کے صیغوں میں زائد ہوتا ہی لفظ ہوا اور ہوئے یاے
 مجہول * ہوئی ہوئیں اور ہو یاں یاے معروف
 جیسا مارا ہوا * و علی ہذا القیاس *

❁ قسم سوم ❁

اسم حالیہ کہ وہ فی الواقع موافق اصطلاح عرب کے
 حال ہی یعنی جو بیان کرے ہیئت فاعل کی یا مفعول کی
 چنانچہ کہتے ہیں (زید مارا تھا جاتا تھا) یعنی جاتا تھا جس حالت

میں کہ اُسے مار مار رہوتی تھی * ۱ اصطلاح میں اُسکی
 طاقت بھی حرف تاء تے یساے مجہول اور تلی اور
 تین اور تیان یساے معروف * اسم حالیہ مدکر
 مار ناما تے ہونٹ مارتی مارتین مارتیان اور کبھی
 ۱ سپر لفظ ہوا اور ہوے اور ہوئی اور ہوئیں
 اور ہوئیاں زاید کرتے ہیں جیسا مارتا ہوا *

❁ قسم چہارم ❁

۱ اسم تفضیل وہ ہے کہ دلالت کرے اور اس
 بات کے کہ اُسکے مدلول کو فضیلت یعنی زیادتی ہی
 غیر پر اس اسم تفضیل کے واسطے کوئی صیغہ خاص
 موضوع نہیں بلکہ لفظ سے اور میں اور حرف کا اُسکی
 طاقت ہی جیسا وہ تجھ سے بھلائی * آن آدمیوں
 میں بہ قابل ہی * یعنی قابل تر * سب کا پر آوہی * قائدہ *
 اکبر اسماء تفضیل عربی و فارسی کے ہندی میں
 مستعمل ہوتے ہیں جیسا افضاں احسن بہتر نیکتر

بدتر * اور اسم آلے کے واسطے کوئی لفظ مقرر
 نہیں لیکن کبھو مصدر معنی ظرفیت کا فائدہ دیتا ہی جیسا
 رہنا اور جھرننا یعنی ہرن کے رہنے کی جاگہ اور
 پانی جھرنے کی جاگہ اور اس طرح مصدر کبھی
 اسم آلے کے معنی کو مفید ہوتا ہی جیسا یانا * اور
 کبھی غلات اسم آلے کی نون ساکن یا لفظی ہوتا
 ہی جیسا یلسی یلسی کترنی کریدنی چھلنی سو نکھنی
 لکھنی *

❁ باب دوم ❁

اسماء باعتبار تعین اور عدم تعین معنی کے دو قسم ہیں

❁ قسم اول ❁

مکر وہ اسم ہی کو دلالت کرے ایک اسم
 غیر معین پر جیسا مرد پس دینا کے سب مردوں
 پر صادق آسکتا ہی اور ایسے ہی آدمی مانس
 گھوڑا ادنت *

❀ قسم دوم ❀

معرفہ اسم ہی کہ ایک معین چیز پر دلالت کرے * اور معرفہ کی چار نوعیں ہیں *

❀ نوع اول ❀

علم وہ ہی کہ نام ہو ایک شخص معین کا جیسا زید پس یہ فقط اُس شخص پر دلالت کرتا ہی کہ جس کا نام ہی * اور ایسی ہی رام کرشن ستیا راوہا * فادہ * جو علم کہ دلالت کرتا ہی ایک ذات معین پر ساتھ ایک وصف کے وہ لقب اور خطاب ہی جیسا شمس الدولہ اور من موہن * راجپوتوں کے نام کے ساتھ اکثر لفظ سنگھ اور رائے کا واقع ہوتا ہی چنانچہ بلونت سنگھ اور دلپت رائے اور مہاجنوں کے نام کے ساتھ لفظ شاہ اور سیتھہ کا * جیسا گوکل شاہ اور بکت سیتھہ * اور امان فقیر ونگے نام کے ساتھ لفظ شاہ

اور صوفی اور ہندو فقیروں کے نام میں بھگت اور گرد
 اور منی وغیرہ * اور ہر ہمنون کے نام میں لفظ
 پانڈے اور تواری اور دولے اور چولے * اور اکثر
 نام بحقارت بھی رکھتے ہیں جیسے کرکت اور چھکورا یا
 اور کالی اور چرکت

❀ نوع دوم ضمیر ❀

ہندی میں ضمائر کے چھ لفظ ہیں * میں * واحد * تکلم *
 ہم * جمع * تکلم * تو یا تین * مخاطب * واحد * تم * جمع
 مخاطب * واحد * غائب * وہ * جمع * غائب * وے * فائدہ
 تذکیر و تانیث ہندی ضمائر میں برابر ہی مثلاً بولا وہ
 مرد بولی وہ عورت * اور تثنیہ کے واسطے کوئی
 صیغہ خاص موضوع نہیں نہ اسماء نہ افعال نہ حروف
 میں بلکہ تثنیہ اور جمع مشترک ہیں * اور اسماء
 ضمائر منقسم ہیں تین قسم پر

❀ قسم اول ❀

ضمیر فاعل جیسا گیا میں گئے ہم وغیرہ ❀

❀ قسم دوم ❀

ضمیر مفعول اُسکے بنائے کا طریق یہہ ہی کہ لفظ کو
یعنے کاف اور واو مجہول یا کتین ❀ اور حرف
(ے) اُنھیں ضمائر کے ساتھ ملا دیوین * مثلاً دیا مجھ کو
یا بچھے دیا ❀ ہم کو یا ہمیں مارا * تھکو یا تجھے مارا *
تھکو یا تمھیں مارا * اُس کو یا اُسے یا اُسکے
مارا * اُن کو یا اُنھیں یا اُنکے مارا

❀ قسم سوم ❀

ضمیر مضاف الیہ وہ ضمیر ہی کہ جس کی طرف
اضافت کر میں کسی لفظ کو اور اضافت کی
علامت حرف * کا * یعنے کاف والف ساکن
اور حرف (کے) یا اے مجہول اور (کی) یا اے معروف
ہی * قائدہ * ضمائر میں اکثر تبدیلیاں و تغیر واقع ہوتی
ہی جب اُنکے بعد حرف معنوی آوین * اور

حروف معنوی باعطلاح جدید و قسم فقر رکے گئے
 ہیں مفرد اور مرکب * مفرد صرف حروف ہیں
 جیسا میں سے کو کا والا وغیرہ * اور مرکب
 جہاں تک کہ اسماء مظلوف ہیں جیسا پاس طرف
 آگے پیچھے وغیرہ * اور شبہہ ظروف جیسا
 موجب برابر وغیرہ * چنانچہ جب لفظ وہ اور یہ
 کے بعد حروف معنوی یا اسماء مظلوف واقع ہوئیں
 تب اُس کے حرف کو بدل کرینگے ساتھ سین کے اور
 حرف واو اور یا کو الف مضمومہ اور مکسورہ سے
 مثلاً اُس کو اُسے اُسکتیں اُسکا اُسکے
 اُس سے اُسہیں اُسنے اُس پاس وغیرہ * اور لفظ
 وے اور کے کے بعد جب حروف معنوی آتے
 ہیں تب تبدیل ہوتی ہی ساتھ حرف ضمہ یعنی نون
 و کے جیسا اُنھکو اُنھیں اُنھونکو اُنھونکا
 اُنھوں سے اُنھوں نے اُنھہ پاس * اور لفظ

میں اور تین کے بعد جب حرف کا و کے
وکی وکتین واقع ہو تب اُن لفظ و نکا حرف کا
تبدیل ہو گا ساتھ را کے جیسا میرا گھو را تیرا
گھو را میرے پاس تیرے پاس میری لونڈی
تیری لونڈی میرے تین تیرے تین * پاس
را و رے وری و رے تین واقع ہی
موقع میں کا و کے وکی وکتین کے اسی
واسطے درست نہیں میرا کا گھو را * میرے
کے پاس * میری کی لونڈی * میرے کتین * اور
ہمیں تو لازم آویگا ! جماع عوض و معوض غنہ کا *
اور جب اُن دونوں کے بعد حرف آوے
تب تبدیلیاں نہیں ہوتی ہی جیسا میں نے تین نے *
اور سوائے اُن پانچ حرفوں کے اور حروف جب
آویگی تب تبدیلی ہو گی حرف جھ کے یعنی جسم
و ا کے ساتھ جیسا جھکو جھکو بجھے بجھے بجھتے بجھتے

مجھ میں تجھ میں مجھ پر تجھ پر وغیرہ * اور لفظ
ہم و تم کے بعد جب حرف کا و کے و کی
 وکتیں واقع ہوں تب اسی طرح کا ف کو ساتھ
 حرف را کے بدلتے ہیں اور بعد میں ہم اور تم
 کے حرف ہ اور الف بھی زیادہ کرتے ہیں
 مگر یہ لفظ ہمارے سے کثرت استعمال کے
 سبب حذف ہوتی ہی جیسا ہمارا تمہارا ہمارے
 تمہارے ہماری تمہاری ہمارے تئیں
 تمہارے تئیں اور سوای اس کے اور کسی حرف
 کے سبب تبدل نہیں ہوتی ہی جیسا ہم نے تم نے

❁ نوع سوم ❁

اسم اشارے کے چار لفظ ہیں دو واسطے
 اشارہ طرف قریب کے یعنی یہ واحد اور تے جمع *
 اور دو واسطے اشارہ طرف بعید کے وہ واحد اور
 و کے جمع اور اسماء اشارے میں تبدیل اسی طرح

سے ہی جسے ضمیر غائب میں * فائدہ * جب ایک ہی
جملے میں اسما، ضمائر یا اسما، اشارے کے بعد
دوسری ضمیر مضاف الیہ یا اسم اشارہ مضاف
الیہ واقع ہو تب اس ضمیر اور اسم اشارہ
مضاف الیہ کو تبدیل کرتے ہیں ساتھ لفظ اپنا اور
اپنے یا اے مجہول اور اپنی یا اے معروف کے *
جیسا میں اپنے گھر جاؤں تو اپنا گھر آئیج وہ
اپنے گھر جاے * اور نہیں جائز ہی میں سرے
گھر جاؤں تو میرا گھر آئیج وغیرہ * بخلاف اُسکے
اگر دو جملوں میں واقع ہو جیسا میں ہوں یہاں اور
میرا گھر آؤں * فائدہ * ضمائر میں تخصیص یا تاکید
کے واسطے اکثر لفظ ہی یا اے معروف یا آپ
یا آپ ہی آپ یا خود یا نج استعمال کرتے ہیں جیسا
میں ہی جاؤنگا * میں آپ جاؤنگا * میں آپ ہی
آپ کھاؤنگا * میں نے خود دیا ہی * یہ چیز میرے

سُج کی بھی * فائدہ * لفظ آپس و لالت کرتا ہی مشارکت
 پر خواہ متکلم کے ساتھ ہو خواہ مخاطب یا غائب کے
 جیسا ہم آپس میں جھٹتے ہیں * تم آپس میں
 جھگرتے ہو * دے آپس میں لڑتے ہیں * فائدہ *
 ہندی محاورے میں ضمیر متکلم کی جگہ فردوسی کے واسطے
 بحسب مراتب لفظ بندہ اور غلام اور نیاز مند
 اور خاکسار اور احقر اور مختص اور فدوی
 اور عاصی اور گنہگار وغیرہ * اور ضمیر مخاطب و
 غائب کے مقام میں ادبا و تعظیماً موافق مراتب کے
 لفظ خود بدولت اور خداوند اور پیر و مرشد اور
 صاحب قبلہ اور ملازمان وغیرہ استعمال کرتے ہیں *

❁ نوع چہارم ❁

اسماء موصول کے دو لفظ ہیں جو اور جو *
 اور بے دونوں حالت فاعلی میں مشترک ہیں
 درمیان تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمع

کے مثلاً جو مرد آیا تھا جو رندی آئی تھی جو مرد آئے تھے
 بیابا کے مجھول جو رندیان آئیں تھیں * لیکن اُنکی
 تبدیلیاں حرف معنوی یا اسماء ظرف کے سبب حالت
 وحدت میں ساتھ حرف (س) کے ہوتی ہی جیسا
 جکو جکا جسے جس پاس وغیرہ اور حالت
 جمعیت میں ساتھ حرف نون اور نہ کے * مثلاً
 جناکو * جنہوں کو * جنہوں نے * وغیرہ * اسماء موصول
 متضمن عین معنی شرط کو * پس اُسکی جزا میں لفظ
 سو اور تون آتا ہی * مثلاً جو آدمی کل آیا تھا سو آج
 آیا ہی قائدہ * اسم موصول کبھی خود سبب
 حرف کے بدل ہو کر اپنے مقابل کے اسم کو تبدیل
 سے باز رکھتا ہی جیسا کہ لڑکا جس نے تھکوا مارا تھا *
 پس بسبب لفظ نے کے لڑکا بدل نہوا بلکہ لفظ جو
 خود بدل ہوا * اور لفظ تون کی تبدیلیاں برابر ہی
 چون کی تبدیلی کے * قائدہ * لفظ کون اور کیا

۱۔ استفہام پر دلالت کرتے ہیں جیسے شعر سودا کا
 * بیت * گر تو ہی باد قاتو جفا کا رکون ہی * و لدار
 تو ہوا تو دل آزار کون ہی * بیت * تو نے سودا
 کتنیں قتل کیا کہتے ہیں * یہہ اگر سچ ہی تو ظالم
 ۱۔ کیا کہتے ہیں * اور لفظ کیا اگر زجر کے ساتھ
 ہو تو منع کے معنی کا فائدہ دیتا ہی * جیسا اگر کوئی جھڑکی
 کے ساتھ کہے کہ تو کیا کرتا ہی یعنی مت کر * اور
 کبھی فائدہ استفہام کا جیسا * مصرع * تجھ بن
 بہشت پیارے میں ایک کیا کرونگا * اور کبھی متنی
 تعجب کا جیسا * بیت * چل یقین بہتر نہیں ہی
 اسے جل مرنے کی طرح * کیا ہی پھولے ہیں پاس اور
 لگ رہی ہی بن میں آگ * اور کبھی واسطے تمنا
 اور حسرت کے جیسا * مصرع * اگر دلبر ہمارے
 بر میں آجاتا تو کیا ہوتا * اور تبدیل لفظ کون اور
 کیا کی اسماء موصول کی تبدیلی کے برابر ہی

جیسا پہلے ک کا گھر اور پہلے اسکی کتاب ہی * قائمہ
لفظ کوئی اصل میں واسطے تیکر ذی روح کے ہی
مثلاً کوئی مرد اور تبدیلیاں اسکی ہی کسی یاے
معروف کے ساتھ * اور لفظ کچھ اصل میں واسطے
تکسیر غیر ذی روح کے جیسا کچھ چیز اور تبدیلیاں اسکی
کسو واد معروف کے ساتھ ہی * مثلاً کسو ملک
میں * لیکن دے دونوں لفظ اکثر ایک دوسرے کی
جگہ مستعمل ہوتے ہیں مثلاً پہلے بھی کچھ آدمی ہی
یا پہلے بھی کوئی چیز ہی * متفرقات *

لفظ کون یا کوئی یا کچھ اور حروف معنوی کے
درمیان میں اگر فصل واقع ہو تو اسے القاط ضرورت
شعری سے نہیں بدلے جاتے ہیں لیکن نثر میں
اس طرح سے بولنا بہت ضعیف محاورہ ہی جیسا
کون شخص کا آدمی ہی وہ شخص میری کچھ چیز
میں دخیل نہیں ہی * شعر *

مجھ سے مت جی کو لگاؤ کہ تمہیں رہنیکا * میں مسافر
 ہوں کوئی دیکھو چلا جاؤ نکا * یعنی کسی دیکھو * قائمہ * لفظ
 ہم تم اُن اِن جن سن کن اگرچہ جمع ہیں لیکن
 تعظیماً واحد پر بھی اطلاق کئے جاتے ہیں بخلاف لفظ
 اُنھوں جنھوں تنھوں کنھوں کے کہ اُن لفظ
 سوائے جمع کے واحد پر نہیں بولے جاتے ہیں * قائمہ
 جو شخص خوب لحاظ کرے لفظ یہہ اور وہ اور
 کون اور جون اور تون اور کوئی پر پس اُسکو
 باسانی معلوم ہوگا کہ جب اُنکے ساتھ ملا دیں لفظ
 اِن یعنی الف و نون ساکن یا لفظ ین یعنی حرف
 یاد نون ساکن تب دلات کرینگے ساکن پر مثلاً یہاں
 وہاں کہاں جہاں تہاں کہیں وغیرہ اور جب
 حرف ون یعنی واو اور نون ساکن داخل کریں
 تب دال ہونگے معنی طرح پر یا طلب علت پر مثلاً
 دن و دن کیون چون تیون اور جب لفظ

دھرتب دالات کرینگے طرف پر جیسا اِدھرت
 اُدھرت کہ دھرت بدھرت تہ دھرت اور جب حرف سہا
 تہ پر چنانچہ اِسا وِسا کیسا تِسا
 اور جب لفظ تہا یعنی حرف تہا اور نون اور الف
 ساکن یا لفظ تہا تب مقدار پر جیسا اِتنا اُتنا اِتا اُتا
 کتنا کتا جتنا جتا تتا تننا اور جب حرف باے
 مودہ یا دال تب زمانے پر چنانچہ اب کب
 کہ جب بدتب تہ و غیرہ * قائمہ * اسماء ضمائر
 یا اسماء اشارہ یا اسماء موصول یا اسماء استفہام
 یا اسم تنکیر کی تبدیلی کے واسطے حرف ضرور ہیں
 خواہ ماضی ہوں یا مقدر مثلاً اِسقمر اُسقمر
 کسقمر جسقمر اِسقمر اُسقمر اُسقمر
 پس اُنھوں کے بعد ایک حرف مقدر ہی یعنی
 اِسقمر سے یا اُسقمر میں وغیرہ *

تقسیم میں اسم کی باعتبار دلالت کرنیکے معنی اسمی
 اور صفتی پر * پس اگر اسم دلالت کرے کسی
 ذات پر بغیر سمجھے جائے معنی و صفت کے تب
 وہ اسم ہی جیسا رام ^{لسم} کمان تیر زید
 عمر کشن ^و ادھا وغیرہ * اور جب دلالت
 کرے کسی ذات پر ساتھ ایک و صفت کے تب
 وہ صفت ہی جیسا بھلا برا نیک بد وغیرہ * پس
 صفت کی دو قسم ہیں ایک مفرد * جیسا اچھا
 بھلا برا سرخ سفید سبز زرد موتا پتلا باریک
 گندہ سیدھا تیرھا دبلا * دوسری مرکب
 یعنی صفت اصلی پر زوائد کے ملائے صفت
 حاصل ہونے پر پس صفت مرکب کی دو قسم ہیں
 * قسم اول *

یہ کہ زوائد کے آخر میں آویں پس کبھی
 معروف یاے معروف کو آخر اسم کے لانیسے

صفت حاصل ہوتی ہی جیسا وزنی بلغمی اور کبھی
لفظ گئی کے ملائے سے جیسا پیشگی خانگی اور
کبھی لفظ نہ کے لائے سے جیسا جو بینہ پیشمینہ
روز بنہ اور کبھی لفظ حتی سے چنانچہ خزانچی
مشتعلچی تو شکیچی قابوچی بند و فحشی اور حرف
آ یعنی الف ساکن اور لفظ الا اور الو اور ال
اور وا اور وار اور یا اور یلا یا کے متروک
اور یلا یا کے مجہول اور یلا یا کے ساکن ماقبل
مفتوح اور یلا یا کے مجہول اور یلا یا کے مفتوح
کے لاحق ہونے سے صفت حاصل ہوتی ہی چنانچہ
بھوکھا راجا دانا راستا گوالا شوالا دتالو
جھگڑا لو رکھوال دیوال چھو پاشوا جیوار
سکھ دار گویا پنجویا تھیلا پتھر یلا گھر یلا
گنویلا بنیلا پتر یلا بو تھیل دو دھیل گھیل پایل
اور لفظ ہا اور ہا اور آ یا حرف ر فقط اور یر ایسا

مجھوں اور آبرائے ہندی اور ری کے ملائے
 سے صفات ہوتی ہیں چنانچہ لکڑا مارن اور
 چوری اور منہار کھار چمار سناہ لہار مردار
 لٹیرا سپیرا بھگورا پچورا کتھری موثری اور
 لفظ اک یعنی الف اور کاف ساکن اور اکا
 اور کا اور کر برائے ہندی اور بھر اور سا اور
 سی اور گاسا کے ضم کرنے سے صفات حاصل
 ہوتی ہیں مثلاً دور اک خور اک بھر اک کر اکا
 پھاکا کر کا کر کر ٹھکر سیر بھر کسمر بھر مرد ساعدت
 ششی حیوان کا سنا اور خشیت اور تہ بیائے ساکن
 ماقبل مفتوح اور لفظ گر اور گار اور کار اور
 وار اور بردار اور بر اور بان اور دان اور
 مند اور دنت اور مان اور باز اور ور اور
 آور کے داخل ہونے سے صفات بنتی ہیں
 چنانچہ داکیت دھلیت پڑھیت جادو گر رخو گر

خدمت گار یادگار چتر گار آزموده گار زمیندار
 فوتی دار حقے بردار فرمان بردار پیہر دلبر
 باغبان بادبان دردان گاری دان
 دولت مند ہوشمند عقلمند دھنوت بدھمان
 بدیامان اتکلباز جان باز قدباز جانور نصیبور
 دلاور زور آور اور لفظ گین اورین بیاب
 معروف اور ناک اور ساز اورندہ اور زادہ
 اور زاد اور زار اور کش اور ساز اور خواہ اور
 اندیش اور طلب اور شناس اور دان اور
 قہم اور پوش اور محش اور بند اور پرست
 اور فردش اور گیر اور خوار اور خور کے ضم
 کرتے سے اکثر صفات حاصل ہوتی ہیں مثلاً غمگین
 شرمگین چوبین شوقین شرمناک غمناک خاکسار
 شرمسار شرمندہ نویسنده شاہزادہ وزیر زادہ
 خانہ زاد مادر زاد سپہ زاد لایت زاسر کش

پیدشکس زمانہ ساز خانہ ساز خیر خواہ بدخواہ خیر اندیش
 بد اندیش خیر طلب آرام طلب سخن شناس
 قدر شناس سخنبدان عروغبدان سخن فہم
 تہذیب روبروش پاپوش کرم بخش خطا بخش
 پھل بند زیر بند بت پرست آتش پرست
 میفروش خود فروش عالم گیر کھگیر خون خوار
 غم خوار جفاخور رشوت خور * اور لفظ خوان
 وگودو جو دین دانداز و چلا و سوار و نشین کے داخل
 ہوئے سے صفات حاصل ہوتی ہیں چنانچہ فارسی خوان
 قصہ خوان دروغ گو کم گو عیب جو نام جو باریک بین
 دور بین گولنداز تیر انداز گول چلا دل چلا گھوڑ سوار
 فیل سوار و کشیدین پاکی نشین * اور ایسے ہی
 لفظ رُ باد موہن و چین و ریز و فشان و سوز و کن
 وزدہ یا مار او آلودہ و زن سے جیسا دلربا
 کھر باسن موہن چگھوہن خوشہ چین نکتہ چین

حو نر یز ر نگہ یز گل فشان ز ر فشان د لسوز
 فیلہ سوز کوہ کن بینخ کن برق زوہ آفت زوہ
 گاج مارا بہت مارا شکر آلودہ خواب آلودہ
 رہزن نیش زن * اور! بسے ہی لفظ آشوب
 و آزار و افروز و افراز و دوست و دشمن و آموز
 و آمیز و آنگیزے جیسا شہر آشوب دل آشوب
 دل آزار خلق آزار ہزم افروز گیتی افروز سر افراز
 گردن افراز وطن دوست خانہ دوست فقیر دشمن
 زن و دشمن نو آموز جنگ آموز گلاب آمیز
 مگر آمیز آتش انگیز فتنہ انگیز * اور اشیٰ طرح لفظ
 پرور و پال و نواز و پرداز و قریب و کشاد گداز
 و نام و نوس سے جیسا غریب پرورز بان پرور بجن پال
 گو پال غریب نواز بندہ نواز کار پرداز سخن پرداز
 شکار غریب مردم غریب مشکل کشا دل کشا جانگداز
 بر ف گداز بدنام ہنماقم بوسن ہا بوسن * اور

لفظ گون یا قام و ماٹل و بار کے ضم کرنے سے
 صفات ہوتی ہیں چنانچہ گلاگون گندم گون سیاہ قام
 گلفام زردی ماٹل سرخی ماٹل بردبارا شکبار
 اور ایسے ہی لفظ رو و دوز در کس و شو جیسا
 سبکو گرم رو خیمہ دوز زمین دوز قریا در کس
 داد ز کس مردہ شو دیگ شو *

* قسم دوم *

یہ کہ زوائد اول میں آدین پس لفظ بد و زشت
 و کو کے لاحق کرنے سے صفات ذم کی حاصل
 ہوتی ہیں جیسا بد صورت بد شکل زشت رو کو دول
 اور لفظ نیگ و خوش و خوب و سو کے اول میں
 آنے سے صفات مدح کی حاصل ہوتی ہیں جیسا نیگ
 بخت خوش نما خوب صورت سودول * اور لفظ
 تنگ و بست و دون و کم کے * اول میں آنے
 سے معنی چھوٹائی و کمی کے حاصل ہوتے ہیں جیسا

تَنگدل و دَن ہمت پست ہمت کم ہو ش اور
 لفظ شہ کو اول میں لانے سے اکثر معنی تقویت
 یا کمانی کے حاصل ہوتے ہیں جیسا شہ زور و شہ پیر
 و شہ پیر * اور ایسے ہی لفظ قابل و صاحب و اہل
 و ذی کے آئے سے صفات حاصل ہوتی ہیں جیسا
 قابل فلاح صاحب شعور اہل دل ذی ہوش
 اور لفظ زیادہ و فضول و ہم و ایک و نیم و آدھ
 کے اول میں لانے سے صفات ہوتی ہیں جیسا
 زیادہ گو فضول گو ہم جنس ہم سر ہم وطن ایکوطن
 نیم مردہ آدھ موا * اور ایسے ہی لفظ پیش و پس
 جیسا بیشتر و مستحور و پس رو * فائدہ * کبھی
 صفات سے مراد ہوتی ہیں ذاتین بغیر لحاظ معنی
 و طقیہ کے مثلاً (اچھے آدمی یہاں بھوکھو نکو کھلاتے
 ہیں اس لئے گردان بھلون میں رہیں) پس بھوکھو و نفس
 مراد یہاں آنکی ذات ہی * فائدہ * امر و احمر کے

ساتھ جب لفظ ویٹا بیائے مشدودہ و حرف اک
یعنے الف و کاف ساکن و حرف ک یعنی کاف
ساکن و حرف واد معروض اور حرف کر یعنی
کاف و رائے ہندی ملاوین تب معنی اسم فاعل
مکے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے ماروٹا کر وٹا کر اک
دو راک پیر اک بوجک مار و کھاؤ بھوگو
کہ کر ”یحکمہ“ * باب چہارم *

تبدیل و عدم تبدیل و تذکیر و تانیث اور اسم کی
حالات اور وحدہ و جمعیت کے بیان میں اور یہ
باب مشتمل ہی با نچ فصل پر *

* فصل اول *

عدم تبدیل یعنی تبدیل نہوتے میں اسم یا صفات
کے جتنے اسم کہ انکے آخر میں الف ساکن یا
حرف ہائے ساکن نہوائے جیسے وا حنین بسبب
حرف معنوی یا اسماء ظرف کے کبھی تبدیل و

تغیر نہیں ہوتی ہی جیسا مرد کتاب سانی لڑکی لال
 زرد سرخ نیلک و بد *

* فصل دوم *

جنے اسماء خواہ اسماء جو اہ ہوں یا صفات یا
 مصدر یا اسماء مشتق کہ انکے آخرین حرف آیا یعنی
 الف نما کن یا ای شاکن ہو و اخرین ہو اسطرح حرف
 یا اسماء ظروف کے بند یں حرف آخر کی ہوتی ہی
 ساتھ حرف یے کے یعنی یاے مجهول کے مثلاً
 لڑکا لڑکیو لڑکیا لڑکے کے لڑکے نے بندہ
 بندیکو بندے کا بندے نے بھلا بھلے کو بھلیکا بھلیکے
 بھلے نے کھانا کھانیکو کھانے کا کھانے کے
 وغیرہ مار نیوالا مار نیوالے کو مارنے والیکا مار نیوالیکے
 مار نیوالے نے لکھا لکھیکو لکھیکا لکھیکے * مثلاً مصرع
 تقدیر کے لکھیکو اسکان نہیں دھونا * یعنی لکھے ہوئیکو
 * مصرع خاوند کے کاتے ہر کو گھور آما ہی بھالا *

یعنی کاتے ہوئے سر کو اگر چند الفاظ کو دے ہندی
 میں بطور تانیث کے مستعمل ہین جیسے دُکا
 دوا سزا فبا فضا بلا غذا جرا رضا تمنا دیا
 و کا جفا پس انھوں میں حروف کے سبب تبدیلیاں
 نہیں ہوتی ہی یعنی نہیں کہتے آپ کے دُے دے
 سزے سے اور انھوں کی حالتیں موافق ہین فصل
 اول کے آسماء مونت سے اور ایسے ہی چند
 الفاظ دوسرے مشتق ہین جیسا خدا بابا
 سنا امرا ملک کبنا لالا سودا میرزا خفا مصفا پیدا
 وانا قائمہ * جب ایک مرکب حاصل ہوا ایسے
 دو اسم سے یا زیادہ کہ دے دونوں قابیل
 تبدیلیاں ہین تب واسطے حروف معنوی کے انھوں
 کی تبدیلیاں ضروری جیسا گلے گتے گتے کے سے * قائمہ *
 تبدیلیاں اسماء کے واسطے حرف معنوی ضروری
 * خواہ مذکور ہو جیسا مثال اُسکی سابق گذری

یا مقدر ہو جیسا گھر کے آگے رکھو لیکن آگے نہیں
 اور ایسا ہی اپنے گھر جاؤ اور اس قدر ادر جدم
 اور لڑکے لیکن اے لڑکے اور کبھی حروف
 معنوی فارسی و عربی بھی موجب تبدیل کے ہو
 جاتے ہیں مثلاً بنارس سے ناکلیتے یا بغیر از
 کھاتے وغیرہ اور اسما مشبہ لہ نہیں لا حق نہیں
 ملاستین اضافت کی جیسا مرد کا کھر مرد کے کھر کو
 اور حروف تشبیہ چنانچہ سیسی کیسی
 کیسے جیسا جیسی جیسے اور جو صفات عددی کرانے
 آخر میں حرف وان ہو۔ بواسطہ حروف کے تبدیل
 ان کے ساتھ حرف وین یاے مجہول کے ہوگی
 مثلاً دسویں مرد کے پاس ویاے معر و ف جیسا
 دسویں رند سی کے پاس *

* فصل سوم *

مذکورہ ثابت و دو قسم ہی حقیقی یا غیر حقیقی مذکور

حقیقی وہ ہی کہ جس کے مقابل میں ایک مادہ ہوے
 حیوان کی جنس سے جیسا ماتھی پتا مرد خضم *
 اور مونث حقیقی وہ کہ جس کے مقابل میں ایک
نر ہوے حیوان سے جیسا مٹھنی ماتا رندی جورو *
 اور مذکر و مونث غیر حقیقی کسی دو قسم ہیں * اول
سماعی * وہ کہ اہل زبان سے سنا گیا ہی * اور
 کوئی قاعدہ مقرر نہیں جیسا کتاب قدر لکھن بمعنی
 محبت و ہوم بھیر فوج * دوسری قیاسی *
 وہ کہ اُس کے واسطے کوئی قاعدہ ہوے پس جانا
 چاہئے کہ ہندی میں مذکر کے واسطے سوائے
 اکثر کے کہ کوئی قانون کلیہ نہیں ہی اور تانیث
 کے واسطے تین قانون کلیے ہیں باقی اکثرے *
 * قانون * جو اسما کے اُنکے آخر میں حرف آ یعنے
الف ساکن یا حرف ہ یعنے اے ساکن ہوے
 وے اکثر مذکر ہیں جیسا کپڑا مہینا بندہ پردہ

خانہ * قانون * جو اسم کے اُسکے آخر میں حرف
 ی یعنی پائے معروف ساکن آدے اکثر
 مونث بھی جیسا پکڑی روتی حویلی مگر چند الفاظ
 مثلاً پانی جی گھی موتی دہی اور کبھی حرف
 پائے معروف علامت تصغیر کی بھی ہوتی ہی جیسا
 رسا رسی گولا گولی * قانون * جو اسم کے
 تفعیل کے وزن پر آدین دے سب مونث
 ہیں چنانچہ تقدیر تدبیر تحصیل تکمیل تقریر
 تحریر تو قیر وغیرہ مگر لفظ تعویذ یا بر عایت شعر
 کے جیسا * بیت * سالہا مہمنے صنم نا کہ شبگیر
 کیا * آہ ایک روز تیرے دل میں نہ تاثیر کیا
 * قانون * جتنے حاصل بالمصدر فارسی کے آئے
 آخر میں حرف (ش) ہی دے سب مونث ہیں
 جیسا سوزش سفارش طیش کشش * قانون *
 جس کے آخر میں نامے ساکن ہو وہ اکثر مونث ہیں

جیسا قدرت مروت خلقت نصرت کثرت
 * قانون * اکثر اسماء مذکر ہیں کہ انکے اسماء
 مونث کے آخر میں یے کسی حرف واقع ہوتے
 ہیں ی یعنی یاے معروف وین یعنی یاے مفتوح
 ونون ساکن واین یعنی یاے مفتوح درمیان دو ساکن
 الف و نون کے وان یعنی نون ساکن واقبل
 مفتوح وئی یعنی نون مکسور ویاے معروف وائی
 یعنی الف ساکن و نون مکسور ویاے معروف
 وآن یعنی نون ساکن واقبل مکسور و آ یعنی
 الف ساکن مثلاً بکرا بکری شامزادہ شامزادی
 بنیا بنیائیں کبتا کبتائیں ہندت ہندتائیں پاندے
 ہند آہن و دکھا دلہن کو نحرآ کو بحر ن ملا ملائی
 برہمن برہمنی کھتری کھترانی مہتر مہترانی
 سار سارن گوالا گوالن نایک نایکا پاک
 پاچکا * اور مذکورہ تائید عربی بھی ہندی محاورے

میں آئی ہی جیسا کریم کریم ملک ملک معشوق
 معشوقہ * فائدہ * بعض الفاظ کے مونث متعد و
 ہوتے ہیں جیسا لہار لہارن . بفتح را لہارن
 بکسر را لہارنی لہاری اور ایسے ہی چمار
 چمارن وغیرہ * قانون * اکثر اسماء جنس جو ظاہر
 مبہم ہیں تذکیر و تانیث کے حق میں انکی تذکیر و
 تانیث کے واسطے سوائے اُن جہوں کے اور
 الفاظ مقرر ہیں جیسا ہرن و مرغ مبہم ہی *
 اور واسطے تشریف تذکیر و تانیث کے کہتے ہیں ہرنا
 ہرنی مرغ مرغی * جہاں تک کہ صفات ہیں انکی
 تذکیر و تانیث باعتبار موصوف کے ہوتی ہی مثلاً وہ
 مرد بھلا تھا اور وہ عورت بھلی تھی وغیرہ اور
 ایسے ہی لفظ کاخر و جاگرد و خدمت گار چنانچہ وہ
 کافر کیا ہوا تھا * مصرع * کسی کافرین اور بھی ساتھ
 تھیں * اور بعض لفظ کی تذکیر و تانیث میں رعایت

مدلول کی ضرورت ہی یعنی مدلول اگر مذکور ہو تو لفظ
 بھی مدکور ہوگا اور مدلول اگر مونس ہو تو لفظ بھی
 مونس ہوگا مثلاً آدمی مانس جیسا کہتے ہیں کس
 کیا بھلا مانس تھا اور رادھا کیا بھلی مانس تھی *
 * قائمہ * بعضے عرفوں میں بھی تذکیر و تانیث
 و وصیت و جمع جاری ہی مثلاً گاؤں کی پیائے معروف
 و کے پیائے مجہول یا سداوسی پیائے معروف
 و کے پیائے مجہول و سون و غیرہ * لفظ بھائی
 و راجہ و مانسوں کے مونس خلاف قیاس آئے ہیں
 جیسا کہ رانی مہائی اور ایسا ہی قاعدہ
 چاہتا تھا کہ لفظ رائے و گور و خان کے مونس
 ہو میں رائی و کوری و خانن لیکن برخلاف قیاس
 رائی و کوری یا و خانم کہتے ہیں * اور موافق اصطلاح
 فارسی کے فقہ مذکور و تانیث کے واسطے
 لفظ نر و مادہ لاتے ہیں جیسا گاونر گا و مادہ شیر نر

شیر مادہ * اور سوائے قوانین مذکورہ کے
 باقی تذکیر و تانیث سماعی جیسے اکثر اسم مذکورہ
 یا اکثر چریون کے نام اور جیسے حروف تہجی سے
 اُنہیں حرف مونث ہیں یعنی ب پ ت ث ج
 ح خ و ذ ر ز ژ ر ط ظ و ہ ی * بعض الفاظ مشترک
 ہیں در میان تذکیر و تانیث کے مثلاً فکر جان * قائمہ *
 جس لفظ کی تذکیر و تانیث میں ابہام ہو وے
 اُسکا استعمال بطور تذکیر کے اولیٰ ہی * قائمہ *
 فعل متعدی ماضی قریب و بعید کی تذکیر و تانیث
 میں رعایت مفعول کی ضرور ہی اگر غلامت مفعول
 کی یعنی کو کتین و حرف ے یعنی یا مجہول مذکور نہو
 خواہ قاعل مذکر ہو یا مونث جیسا کہ مذکور ہے روئی
 کھائی * مرد لے روئی کھائی * زید نے کھانا کھایا
 بہتہانے کھانا کھایا * اور جب غلامت مفعول مذکور
 ہو تب جیسے مذکر ہی ہو گا خواہ قاعل مذکر ہو یا مونث

جیسا کشن مے روٹی کو کھایا * یا سیتا مے روٹی
 کو کھایا * اور تفصیل ۱ سکی آویگی بخت
 فعل میں انشاء اللہ تعالیٰ * فائدہ * مصدر رکوبا عتبار
 مفعول کے مونث ہونا درست ہی جیسا جو بات
 کرنی تھی لگی * اور جہان ایک جزو بدل ہو دوسرے
 کے ساتھ تب فعل کی تذکیر و تانیث میں
 اختلاف ہی لیکن اکثر پہلے کی موافقت کرتے ہیں
 جیسا رند ہی مرد ہو گئی * صفات عددی کہ اُنکے آخر میں
 حرف و ان ہی حالت تانیث میں دین ہو گا یا مے
 معروف جیسا دسویں لڑکی یا مے معروف *
 * فصل چہارم *

حالات اسماء کے بیان میں ۱ اسم کی حالتیں پانچ
 ہیں اول حالت فاعلیت * فاعل وہ ہی کہ جس
 سے فعل صادر ہوئے جیسا مارا زید نے یا جسمیں
 قائم ہو جیسا موازید یا آوازید * ہندی میں لفظ لانا

و بولنا کے سواے جسے متعدی ہٹن سب کے
 صیغہ ہے ماضی کے فاعل کی علامت سواے ماضی
 استمراری کے حرف نے یعنی نو ن و یاے
 مجہول ہی جسا مارا ہمنے یا ہمنے مارا تھا اور سواے
 اُنکے کسی صیغے کے فاعل کی علامت لفظاً کچھ مقرر
 نہیں مثلاً میں مار دنگا میں گیا تھا اور یہہ کہا حقہ
 بحث فعل میں بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ *
 دوم حالت مفعولیہ * مفعول وہ ہے کہ جس پر فعل واقع
 ہو جیسا ہمنے مارا زید کشتیں * مفعول کی علامت
 حرف کو و کتیں ہی مثلاً زید کو مارا عمر و کتیں کہا
 اور ضمائر و اسماء اشارہ و موصول و اسم استفہام
 میں ایک علامت اور بھی ہے یعنی حرف یاے
 مجہول جیسا مجھے ہمے سمجھے اُسے اُنھے
 اُسے اُسے اُنھے کسے کہنے وغیرہ * قائدہ * علامت
 مفعول کی کبھی محذوف ہوتی ہے جیسا اُسکا گھورا

لاویا سیرا گھور آلاو یعنی اُس کے گھور یکو
 یا سیرے گھور یکو اور یہ حرف کرنا علامت مفعول
 کا اکثر واقع ہی مفعول ثانی میں متعدی بدو مفعول
 کے جیسا دیامین کے زید کو روپیہ سکھائی میں نے
 عمرو کو کشتی اور اکثر فعل مرکب کے مفعول
 کے ساتھ حرف کو کی جگہ حرف سے کہتے ہیں
 جیسا اُسے ملاقات کی نہ اُس کو مگر لفظ بیان کرنا
 کہ اُس میں دونوں صحیح ہی جیسا اُس کو بیان کرو
 اُسے بیان کرو * سوم حالت اضافت * وہ کہ نسبت
 کیا جاوے ایک لفظ و دوسرے کی طرف پس
 جس کو نسبت کریں اُس کا نام مضاف اور جس کی
 طرف نسبت کریں وہ مضاف الیہ ہی * اور ہندی
 اضافت میں اعلیٰ یہہ ہی کہ مضاف الیہ مقدم
 ہو مضاف پر جیسا کشتن کا گھر اور اُس کا عکس
 بھی جاہز ہی مثلاً گھر کشتن کا * اضافت کی علامتیں

تین ہین حرف کا بکاف مفتوح و الف ساکن
 جب مضاف واحد مذکر ہوئے جیسا زید کا گھر
 اور حرف کے بیسے مجہول جب مضاف جمع مذکر
 ہو مثلاً زید کے گھر یا کہ مضاف مذکر واحد کے بعد
 حرف آدین چنانچہ زید کے گھر سے زید کے گھر
 کو زید کے گھر کا وغیرہ * یا کہ اسماء ظرف آدین
 مثلاً زید کے آگے زید کے پیچھے عمرو کے سامنے
 کشتن کے پاس یا کہ لفظ مطابق و موافق و ساتھ
 و برابر وغیرہ اس طرح کے اسماء آدین جیسا
 اُس کے مطابق اُس کے ساتھ وغیرہ * اور حرف کی
 بیسے معروف جب مضاف مؤنث ہو خواہ واحد
 خواہ جمع اور حرف معنوی ہوں یا نہ ہوں جیسا زید
 کی کتاب زید کی کتابیں اُس کی کتاب کو اُس کی
 کتابیں وغیرہ * اضافت میں ایک تخصیص ہوتی ہی
 جیسے حققت مخصوص ہی موصوف کی مثلاً مرد کا گھر

یعنے عورت کا نہیں شیشے کا حقہ یعنے روپے
 سونیکا نہیں * قائمہ * لفظ آپ اکثر مجازاً مستعمل
 ہوتا ہی معنی میں تم کے چنانچہ آپ کہاں تشریف
 لیجاتے ہیں اور اسکی اضافت دو طور پر ہی
 ایک تو آپ کا آپ کے آپ کی دوسرا
 اپنا اپنے اپنی پس نام دے دتی قائم ہیں کا
 وکے وکی کی جگہ میں * چہارم حالت ظرفیہ * ظرف
 وہ وقت یا جگہ ہی کہ جس میں فعل صادر ہوے
 قائل سے پس ظرف دو نوع ہیں * نوع اول *
 زمان وہ دو قسم ہی بہم یعنے غیر معین جیسا
 برس یعنے بارہ مہینے اور مہینا اور دن
 اور رات * نوع دوم * مکان اُسکی بھی دو قسم
 ہی بہم جیسا جگہ تھا نو یا آگے پیچھے دہان
 بائیں اوپر نیچے کئے پاس نزدیک و غیرہ *
 محدود جیسا گھر مسجد دیوہرا پس ظرف کی

علامت ہی لفظ میں کو بیچ خواہ مذکور ہو جیسا
صندوق میں رکھو گھر کو جاؤ تالاب بیچ پانی ہی
یا محذوف جیسا میرے آگے لاؤ یعنی آگے
میں اپنے گھر جاؤ یعنی گھر کو جب وقت تم جاو
یعنی جب وقت میں * پنجم حالت نداء * منادی وہ
ہی کہ جو بلایا جائے ان الفاظ کر کے یعنی ارے
رے ای بفتح الہ اے بکسر الہ او
بود و محمول آجے ہے آجی ہوت خواہ وہ
علامات مذکور ہوں جیسا اے میان زید رے
و غیرہ یا مقتدر جیسا کرتے یہاں محمول یعنی ای
کرتے کرتے کو یعنی ای کرتے سب اور باقی حالتوں کا
نام جو حصول اُن کا لفظ ہے یا سنا تھ یا واسطے
پر موقوف ہی قلم انداز کیا گیا *

صفات غیر متبدلہ جو فصل اول میں مذکور ہیں ان کے
 مرکب کی جمع کی علامت حالت فاعلیت میں لفظاً کچھ مقرر
 نہیں جیسا مرد آئے یا کے مجہول یا ساقی بنتھے
 یا کے مجہول مرد نیک گئے مگر جب ان کے بعد
 حرف فاعلی آوے تب حرف ون یعنی واو و نون
 غنہ علامت جمع ہی جیسا مرد ون نے اور اس
 فصل کے تحت اسماء مونث کے ان کے آخر میں حرف
 ی یعنی یا کے معروف نہواں کی جمع کی علامت
 حالت فاعلی میں حرف یں یعنی یا و نون غنہ ہی جیسا
 کتابیں باتیں عورتیں بویکھن اور جن اسماء مونث
 کے آخر میں حرف ی یعنی یا کے معروف نہواں کی
 جمع کی علامت حالت فاعلی میں حرف ان یعنی
 الف و نون غنہ ہی مثلاً لڑکی لڑکیاں روتی
 بدتیان پکڑی پکڑیاں اور حالت نداء میں حرف
 (وا) یعنی واو مجہول زائد کریں گے خواہ مذکر ہو یا مونث

جیسا مردو یعنی ای مرد سب لڑکیو یعنی ای
 لڑکیاں ساقیو یعنی ای ساقی سب * اور
 حالت مفعولیہ و اضافت و ظرفیہ میں یا جب اور
 کوئی حرف بعد اسماء غیر متبدلہ کے آوین تب
 انھوں کی جمع کی علامت یہی کہ حرف دن یعنی
 داد و نون غنہ کو زیادہ کہیں خواہ مد کہو یا نوشت
 جیسا مرد و ن کو کتابوں کو ساقیوں کو لڑکیوں کو
 آزادوں کو مرد و ن کا کتابوں کا ساقیوں کا لڑکیوں کا
 آزادوں کا مرد و ن میں کتابوں میں ساقیوں میں
 لڑکیوں میں آزادوں میں مرد و ن کے کتابوں سے
 ساقیوں سے لڑکیوں سے آزادوں سے وغیرہ * قائمہ *
 کبھی وقت زائد کر کے علامت جمع کے ایک حرکت
 لفظ سے حذف ہوتی ہی جیسے ہتھر ساتھ نامے
 مفتوح کے دچا کر ساتھ کاف مفتوح کے پس ان
 دو نو کی جمع ہی ہتھروں دچا کر دن ساتھ ناء کاف

ساکن کے * اور اسما مستبدہ جو فصل دوم میں
 مذکور ہیں اُنکی جمع کی علامت حالت قاعلی میں جو
 بغیر حرف تے کے ہوئے یہ کہ اُنکے حرف آخر
 کثیر بدل کرین ساتھ حرف کے یعنی یاے مجہول
 کے جیسا کہ کے یاے مجہول دہندے و ہر دے
 یاے مجہول * اور فاعل جو ساتھ حرف تے
 کے ہوئے حالت مفعولیتہ و حالت ظرفیتہ و اضافت
 میں یا جب کوئی اور حرف واقع ہو میں ان صورتوں
 میں اُسکی جمع کی علامت یہ ہے کہ حرف اخیر کو بدل
 کرین ساتھ حرف ون یعنی واو و نون غنہ کے جیسا
 کہ کون نے ہندون نے بھلون نے کہ کون کو ہندون کو
 بھلون کو کھانوں کو اور حالت جمع نہا میں حرف آخر
 کو بدل کر نیک ساتھ حرف و یعنی واو مجہول کے
 جیسا کہ کو ہند و وغیرہ * فائدہ * فصل دوم سے
 جو چند الفاظ مستثنی ہیں اور سابقہ مذکور ہوئے

ہیں دے و صلات و جمع میں موافق ہیں اسماء
فصل اول کے جیسا دَعَادَ عَائِنَ سَزَا سَزَائِنَ
وَعَادُنَ سَزَاوُنَ اَمَرَاوُنَ مَلَاوُنَ

* متفرقات *

جب کسی اسم پر اسماء عدد واقع ہوں تب
اُسکی جمع کی احتیاج نہیں جیسا چار مرد کو مارا اور
ضرور نہیں ہی چار مرد و نکو اور اکثر اسماء ظرف
میں واسطے قائمہ دینے کثرت یا حصر کے جمع کی
علامت و ن یعنی داو و نوں غنہ لاتے ہیں بغیر
اُسکے کہ اُسکے بعد حرف فے یا اور کوئی حرف جو
علامت منغولیتہ یا اضافت یا ظرفیتہ وغیرہ کی ہیں
آوے جیسا ہزاروں مر گئے ہر سوں گزرے تینوں
بھائی آئے چاروں بیٹھے مہینوں ہوئے * قائمہ *
ہندی میں بطور فارسی کے بھی جمع ہوتی ہی جیسا
باتان راتان اور اکثر جمع عربی و فارسی مستعمل

ہی جیسا سافیان جو انان ہزار سالہا
 مفسر دات مقدمات ماملات اشراف
نجبا شرفا طالبہ فضلا علما غربا و غیرہ اور کبھی
 جمع غربی و قارصی پر طاست جمع ہندی داخل کرتے
 ہیں چنانچہ احکامون امراؤن علماؤن مقدماتون
اشرافون نجباؤن * قائدہ * کبھی دو لفظ
 کہ ایک اسکا باب چہارم کی فصل اول سے
 ہی جیسا بندہ اور دو سرافصل دوم سے ہو کے
 مثلاً بندہ آن دو نونکی جمع بادی النظر میں ایک
 ہی چنانچہ فبا کے بندون کو جمع بند کی زید کے بندونکو
 جمع بندے کی لیکن بعد تہمق نظر کے معلوم ہو گا
 کہ اول میں از دیادہی اور ثانی میں تہدیل * قائدہ *
زبان قدیم میں لفظ سکھی و فین و آنکھ کی
 جمع کسی طور پر ہی سکھیں بکسر یا سکھیں
بفتح یا وینین لفظ نون دوم و نین بکسر نون

دوم د آنکھن بفتح یا و سکھیاں و آنکھیاں و نینان
 * قائمہ * لفظ آنکھیاں و رتیا و بتیا تصغیر کے
 واسطے ہیں اور حالت فاعلی میں جمع اُنکی آنکھیاں
 زبیاں بتیاں ہی * قائمہ * فعل ماضی متغزی قریب
 و بعید کے جمع ہوئے ہیں رعایت مفعول کی ضرورت
 ہی خواہ فاعل واحد ہو یا جمع جیسا سپاہیوں
 کے سامنے شراب کے پیالے ساقیوں نے
 رکھے * پیالے مجہول بس رکھے کو بصورت جمع
 کے لائے بسبب جمع ہونے مفعول کے یعنی پیالے
 پیالے مجہول * لیکن جب علامت مفعول مذکور
 ہو وے تب فعل واحد ہی ہو گا خواہ مفعول واحد
 ہو یا جمع جیسا سپاہیوں کے سامنے شراب کے
 پیالوں کو ساقیوں نے رکھا * اور بیان اسکا بحث
 فعل میں کہا حقہ کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ
 * بحث دوم فعل کے بیان میں *

فعل وہ لفظ ہی کہ دلالت کرے ایک معنی پر ساتھ
 ۱۔ استقلال کے اور تین زمانوں سے ایک
 زمانہ اُسکے ساتھ سمجھا جائے * یہ بحث
 مشمل ہی دو باب پر *

* باب اول *

بیان میں بناے افعال اور اسکی تصریف یعنی
 گردان کے * جاننا چاہئے کہ ہندی ریختے میں مصدر
 کی علامت حرف نا یعنی نون اور الف ساکن
 ہی جیسا مارنا ہوتا * اور بعد حذف کرنے
 علامت مصدر کے بقدر کہ باقی رہے وہ بعینہ
 امر واحد ہی اور اسکے ساتھ جب حرف و
 یعنی واو موقوف یا مجہول زائد کرین جیسے جمع امر
 ہوگا اور انھیں امر کے معنی پر جب حرف مت
 یا نہ داخل کرین نہی کے معنی حاصل ہونگے اور
 امر و نہی میں مذکر و مؤنث برابر ہیں *

* امر حاضر *

سمجھو تم

سمجھو تو

* نہی حاضر *

مت سمجھو تم

مت سمجھو تو

اور اسما، حالیہ جو سابقہ کو روئے آنکے
 ساتھ جب ملا دین لفظ ہوں وہی و ہیں وہو
 تب فعل خال کے سینے حاصل ہونگے اور اُسے لفظ
 ہوں وغیرہ کو حذف کرتے ہیں *
 * حال نہ کر مثبت *

ہم سمجھتے ہیں

ہم سمجھتا ہوں

تم سمجھتے ہو

تو سمجھتا ہی

وہ سمجھتے ہیں

وہ سمجھتا ہی

* حال مونس مثبت *

ہم سمجھتے ہیں

ہم سمجھتی ہوں

تم سمجھتے ہو

تو سمجھتی ہی

وہ سمجھتی ہی دے سمجھتے ہیں اور

دے سمجھتیاں ہیں

اور امر واعد کے آخر میں جب حرف آئے الف

ساکن اورے یعنی یاے مجہول اور سی یعنی

یاے معروف اور میں یا یاں یاے معروف

لازمین تب ماضی کے صیغے حاصل ہونگے *

* ماضی مذکر مثبت *

ہم سمجھے

تم سمجھے

وے سمجھے

میں سمجھا

تو سمجھا

وہ سمجھا

* ماضی مؤنث مثبت *

ہم سمجھیں

تم سمجھیں

وے سمجھیں

وے سمجھیاں

میں سمجھی

تو سمجھی

وہ سمجھی

لیکن جو وقت امر کے آخر میں حرف الف یا
حرف واو ہوے تب بنائے ماضی کے لئے علامت
ماضی کے قبل ایک حرف یا چاہئے جیسا کھایا
کھائی وغیرہ دَبو یا دَبوسی وغیرہ * قلدہ * گنوار
میغہ ماضی کے آخر میں اکثر حرف یسن یعنی یاے
سبروف دسین زائد کرتے ہیں مثلاً مار یس
دَالیس کھائیس کا تیس وغیرہ * اور میغہ
ماضی کے آخر میں جب لفظ ہون دی د ہیں د ہو
ملا دین تب ماضی قریب کے میغے حاصل ہو گئے *
* ماضی قریب مذکر مثبت *

ہم سمجھتے ہیں	میں سمجھا ہوں
تم سمجھتے ہو	تو سمجھا ہی
وے سمجھتے ہیں	وہ سمجھا ہی

* ماضی قریب مؤنث مثبت *

ہم سمجھتے ہیں	میں سمجھتی ہوں
---------------	----------------

تو سمجھتی ہی تم سمجھے ہو

وہ سمجھتی ہی دے سمجھے ہین

دے سمجھیاں ہین

لفظ تھا تھے یا تے مجھوں و تھی و تھن یا تے

معروف کہ انکا مضمر ہندی فین خوب معلوم نہیں

ہی اگرچہ زبان قارسی کے موافق شاید مصدر

اسکا لفظ رہنا ہوے کیونکہ لفظ تھا کی قارسی

بودی اور بود کا مصدر بودن ہی اور بودن کے

معنی رہنا ہی غرض بد صورت ان لفظوں کو ماضی

کے صیغہ نہیں ملائے ماضی بعید کے صیغہ حاصل

ہوتے ہین * ماضی بعید مذکر مثبت *

ہیں سمجھا تھا ہم سمجھے تھے

تو سمجھا تھا تم سمجھے تھے

وہ سمجھا تھا دے سمجھے تھے

* ماضی بعید مؤنث مثبت *

ہم سمجھتی تھیں	میں سمجھتی تھی
تم سمجھتی تھیں	تو سمجھتی تھی
وے سمجھتی تھیں	وہ سمجھتی تھی
وے سمجھتی تھیں	

اور انہیں لفظوں کو جب اسما "عالیہ میں ملا دیں
تب ماضی استمراری کے صیغے حاصل ہوں گے
* ماضی استمراری مذکر مثبت *

ہم سمجھتے تھے	میں سمجھتا تھا
تم سمجھتے تھے	تو سمجھتا تھا
وے سمجھتے تھے	وہ سمجھتا تھا

* ماضی استمراری مؤنث مثبت *

ہم سمجھتی تھیں	میں سمجھتی تھی
تم سمجھتی تھیں	تو سمجھتی تھی
وے سمجھتی تھیں	وہ سمجھتی تھی
وے سمجھتی تھیں	

اور اسماءِ حالیہ کے صیغے بعینہ کبھی ماضی شرطی

کے صیغے ہوتے ہیں * ماضی شرطی مذکر مثبت *

ہم سمجھتے ہیں سمجھتا

تم سمجھتے تو سمجھتا

وے سمجھتے وہ سمجھتا

ماضی شرطی مؤنث مثبت

ہم سمجھتیں ہیں سمجھتی

تم سمجھتیں تو سمجھتی

وے سمجھتیں وہ سمجھتی

وے سمجھتیاں

اور امر و اضطرار کے آخر میں جب حرف و ن بعینہ واو

اور نون غنہ اور وین یا بے محمول و نون غنہ

اور حرف و بعینہ واو محمول ضم کریں تب مضارع

کے صیغے حاصل ہوں گے اور مضارع میں تذکیر و

بائنیت برابر ہی * * مضارع *

ہم سمجھیں	ہیں سمجھوں
تم سمجھو	تو سمجھے
وے سمجھیں	وہ سمجھے

اور انھیں مضارع کے صیغوں کے ساتھ جب ملا دیں
 ہر ت کا یعنی کات فارسی اور الف اور حرف کے
 پیاء مجہول اور گئی پیاء معروف اور رگین
 پیاء معروف تب مستقبل کے صیغے حاصل ہوں گے
 * مستقبل مذکر مثبت *

ہم سمجھیں گے	ہیں سمجھوں گے
تم سمجھو گے	تو سمجھیں گے
وے سمجھیں گے	وہ سمجھیں گے

* مستقبل مؤنث مثبت *

ہم سمجھیں گی	ہیں سمجھوں گی
تم سمجھو گی	تو سمجھیں گی
وے سمجھیں گی	وہ سمجھیں گی

لفظ کے یہ کاف عربی و کر کے و کر کے در میان
 دو فعل کے آتے ہیں اس واسطے کہ فاعل
 ایک کو عمل میں لائے دوسرے فعل کو
 اسمین متصل کرے جیسا سمجھ کے سمجھ کر
 سمجھ کر کے سمجھ کر کر بس اگرچہ موافق
 اصطلاح حرف عربی کے اُس کا نام مقرر نہیں
 لیکن از روئے معنی کے معطوف علیہ ہو نیکا
 فائدہ دیتا ہی * مثلاً سمجھ کر گیا یعنی سمجھا
 اور نس پیچھے گیا * مصرع * دل میرا لیا
 چاہت ہو میری جان * اور کبھی بے صرف لفظ
 محذوف ہوتے ہیں جیسا مار گیا * یہ تصریف
 جو بیان کی گئی افعال مثبت کی ہی اور انہیں
 افعال ہر جب حرف نہ یا نہیں داخل کہیں تب
 افعال منفی ہونگے * فائدہ * تصریف مذکورہ سے
 یہ معلوم ہوا کہ لفظ مارتا مارتے وغیرہ کی تین

صورتیں ہیں کبھی تو دے اسماء حالیہ ہیں اور
 کبھی فعل حال کے صیغے اور کبھی ماضی شریطی کے
 لفظ ہونا مصدر لازمی ہی اور تصریف اُسکی
 بعینہ طریق مذکور پر ہوتی ہی مگر تین بات میں
 فرق ہی * ایک یہ کہ موافق اُس قاعدے کے
 جو ماضی کے بیان میں ذکر کیا مناسب تھا کہ اُسکی
 ماضی کے صیغے لفظ ہو یا دغیرہ ساتھ کے ہوتے
 لیکن برخلاف قیاس ہوا کہتے ہیں ساتھ ضمہ
 اور بغیر یا کے * دوسرا یہ کہ حرف یا کہ اُسکے
 صیغہ مضارع کی علامت میں آتا ہی اُسکو حذف
 کرنا درست ہی جیسا ہو اور ہوں بولتے ہیں
 جگہ میں ہوئے اور ہو میں کے * اور تیسرا
 یہ کہ اُسکے مضارع کے صیغوں میں ایک حرف
 و او کو زیادہ کرنا صحیح ہی جیسا

میں ہوؤں ہم ہوؤں

تو ہو دے تم ہو دے

وہ ہو دے دے ہو دین

اور یہ تیسرا فرق جاری ہی اُن تمام فعلوں میں
کہ جنکے امر کے آخر میں حرف علت رہے جیسا *

میں جاؤں ہم جاوین

تو جاوے تم جاؤ دے

وہ جاوے دے جاوین

میں پیوؤں ہم پیوین

تو پیوے تم پیو دے

وہ پیوے دے پیوین

اور لفظ جانا بھی بطور مذکور بعینہ متصرف ہی
مگر صیغہ ماضی میں قیاس تھا کہ جایا ہو لیکن گیا بکاف
قارصی کہتے ہیں اور اُس کا سبب افعال غیر
صحیح میں بیان کرونگا لیکن عند الت ترکیب اُسکی
ماضی کے صیغے کبھی اپنی اصلی حالت پر رہتے ہیں

چنانچہ بتایا چہنا * * باب دوم *

* مشتمل ہی چار فصل پر *

* فصل اول *

بیان میں اقسام فعل کے اگرچہ اقسام بیان کرتا
ہوں افعال کی لیکن آسانی کے واسطے نظام
میں مصادر کو ذکر کرونگا پس افعال کی دو قسم
ہیں * لازمی * اور متعدی * لازمی وہ کہ
فقط قائل میں معنی اُس کے تمام ہوں اور محتاج
مفعول کی طرف نہو جیسا ہونا جانا سونا * متعدی
وہ کہ بغیر مفعول کے فقط قائل میں تمام نہو اور
اسکی دو نوع ہیں * اول متعدی بنفسہ وہ کہ بغیر
واسطے کسی حرف زائد اور علامات کے متعدی
ہوے جیسا سمجھنا بوجھنا کھوجنا دھونڈنا *
دوسرا متعدی بالواسطہ وہ کہ بواسطہ
کسی حرف و علامات کے متعدی ہوئے پس

متعدی بالواسطہ کی تحقیق کے لئے چار نوع مقرر کی گئیں

* نوع اول *

یہ کہ مصدر خواہ لازمی ہو وے یا متعدی اُسکی علامت مصدر کے ماقبل حرف آ یعنی الف ساکن یا حرف وا یعنی واو اور الف ساکن اور حرف لا یعنی لام اور الف ساکن کے زیادہ کرنے سے متعدی بالواسطہ حاصل ہوتا تھا جیسا بچنا بچانا بچوانا دبنا دبانا دبوانا درنا درانا دیتھنا بٹھلانا چونا چلانا درونا رلانا اور اس قسم کے متعدی بالواسطہ میں اکثر اعراب کی تغیر دہدیل ہوتی ہی اس لئے اُسکے بیان کے واسطے دو قانون مقرر کئے گئے * قانون اول * یہ کہ حرف علت جو اُس فعل میں تھے علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہوئے سے حذف ہو جاتے ہیں تلفظ سے اور ضمہ و فتح و کسر کہ اُس حرف

فلت بہ تھے وئے باقی رہتے ہیں جیسا بولنا بلانا
 بھولنا بھلانا رونا رلانا گانا گوانا سیکھنا سکھانا
 * قانون دوم * یہ کہ اُن علامات کے داخل
 ہوئے سے اُس فعل کی ایک حرکت ساقط
 ہو جاتی ہے جیسا اگنا اگنا بس وہ فتح کہ اگنا
 کے حرف ت میں تھا وہ اگنا کے حرف ت
 میں ہی اور ایسے ہی ہر سنا ہر سانا *

* نوع دوم *

یہ کہ حرف آ یعنی ابف ساکن فعل کے فاکلمہ
 کے بعد ہی لاتے سے متعدی بالواسطہ حاصل
 ہوتا ہے جیسا تانا تانا تھسنا تھاسنا تانا تانا
 دنا داننا مرنا مارنا ارنا آرتنا کتنا کتانبہ ہنا
 بانڈ ہنا * * نوع سوم *

یہ کہ تلفظ میں حرف واو یا حرف یا کو زاید کر کے
 سے متعدی بالواسطہ حاصل ہوتا ہے جیسا گھلنا

گھولنا کھلنا کھولنا پسنا پسنا رکنا روکنا *

* نوع چہارم *

یہ کہ ایک حرف صحیح کو دوسرے حرف کے
ساتھ بدل کرنے سے متعدی یا لواسطہ حاصل

ہوتا ہی جیسا بکنا بیچنا پھوٹنا پھوڑنا توڑنا

تورنا جاتنا جانا * فائدہ * اکثر فعلوں کے متعدی

کئی طور پر آتے ہیں جیسا سیکھنا سکھانا

سکھانا بیٹھنا بیٹھانا بیٹھانا بیٹھانا *

بعد دریافت کرنے اس تفصیل کے معلوم

کیا چاہئے کہ متعدی خواہ بنفسہ ہو یا با لواسطہ تین

قسم سے خالی نہونگے * متعدی بیک مفعول جیسا

سمجھنا بوجھنا دبانا مارنا کاٹنا * متعدی بدو مفعول

جیسا سمجھنا بوجھنا مروانا گتوانا دینا * متعدی

بہ مفعول جیسا دلانا * اور مطابق متعدی

خواہ بیک مفعول خواہ بدو مفعول خواہ بہ

مقبول دو قسم ہیں * معروف کہ فاعل اُس کا
 معلوم ہو جیسا سمجھنا ہو جھنا دبانا دلانا * مجہول کہ
 فاعل اُس کا معلوم نہ ہو جیسا سمجھا جانا ہو جھا جانا
 دبا جانا مارا جانا کاتا جانا سمجھا یا جانا سمجھا یا جانا
 کتوا یا جانا دبایا جانا دلایا جانا * اور مجہول بنانیکا
 قاعدہ یہ ہے کہ ماضی کے ساتھ لفظ جانا کے
 صیغوں کو ملا دین * فائدہ * بعضے فعل مشترک ہیں
 درمیان لازمی و متعدی کے جیسا غارش سمجھلاتی
 ہی لازمی * اور وہ سمجھلاتا ہی غارش کو متعدی
 * اور ایسے ہی کترانا * اور بعضے فعل کی صورت
 متعدی سی ہی پر قی الواقع لازمی ہی جیسا
 کھلانا امانا کھلانا * اور بعضے فعل اُس کے برعکس
 ہیں چنانچہ نگلنا رگڑنا بدلنا * فائدہ * جتنے لازمی
 ہیں سب کے معنے کا حاصل رجوع کریگا ایک متعدی
 مجہول کی طرف جیسا بنتا یعنی بنایا جانا *

* فصل دوم *

بیان میں فعل و ضعی و غیر و ضعی و فعل مفرد
 و مرکب کے * فعل و ضعی ہندی وہی کہ کسی
 واضع ہندی نے اسکو وضع کیا ہی جیسا مارنا
 گاتنا آنا جانا * غیر و ضعی وہی کہ الفاظ غیر ہندی
 کے ساتھ علامت مصدر ہندی کی ملا کر مصدر
 بنا دین مثلاً قبولنا خریدنا بخشنا بدلنا داغنا یا کہ
 کسی اسماء جامد یا صفات ہندی کے ساتھ
 علامت مصدر ری ملا دین جیسا سوننا ستینا *
 پاتی پینا * موتا متانا * گرم کرمانا * بہر صورت
 خواہ و ضعی ہو یا غیر و ضعی فعل کی دو قسم ہیں *
 بسیط یعنی غیر مرکب جیسا دینا مارنا بخشنا
 بدلنا قبولنا متانا ستینا * مرکب وہ کہ اُسکے
 دو جزو ہوین * پس اُس مرکب کی دو نوع ہیں
 * نوع اول *

یہ کہ ایک جزو اسم ہوئے اور دوسرا فعل
 جیسا غوطہ مارنا غوطہ کھانا فکر کرنا شرط کرنا
 رخصت کرنا موتا کرنا *

* نوع دوسری *

یہ کہ دونوں جزو فعل ہوین پس اس نوع کا
 طریق اصلی یہ ہی کہ جزو اول امر واسطہ جیسا
 مار دالنا دے دالنا کھا جانا گھبرا جانا بول جانا
 ہو سگنا کاسبت دالنا پھینک دینا سورہنا
 جارہنا اور کبھی جزو اول صیغہ ماضی ہوتا ہی
 مثلاً جلا جانا جایا چاہنا مارا چاہنا ناچا کرنا اور کبھی
 جزو اول اسم حالیہ جیسا بولتا جانا بولتے رہنا
 پیٹتا رہنا پیتے رہنا جارہنا جاتے رہنا اور کبھی
 جزو اول مصدر جیسا بولنے لگنا آتے پانا جاتے
 خینا * قائدہ * ہندی فعل مرکب کے دونوں جزو کے
 وز میان لفظ اجنب لا نا درست ہی جیسا * مصرع *

لازم نہیں کہ چھوڑ بجھے یا ر جائے * یعنی چھوڑ جائے *

* فصل سوم *

افعال کے بعض احکام اور تذکیر و تانیث و وجہ
 و جمعیت کے بیان میں * جیسے افعال متعدی ہیں
 سمجھو، بکے صیغہ ماضی کے قاعل کی علامت سوائے ماضی
 استمراری کے حروف تے ہے ہیں نوں و یا ے
 محمول ہی جیسا میں تے کھا یا ہی تو نے کھلایا
میں نے کھایا تھا تو نے کھلایا تھا * مگر لفظ لا نا
 اور بولنا یا جو فعل کے ساتھ لفظ جانا یا چکنا
 یا سکنا یا لگنا کے مرکب ہووے اُسکے ماضی کے
 قاعل کی علامت حرف نے نہیں ہی جیسا میں لا یا
وہ بول لا یا تو کھا چکا وہ نے چکا میں نے سکا * اور
 کبھی بطریق شاذ حرف نے فعل حال کے ساتھ
 لاتے ہیں مثلاً * بیت * سنتے ہی عطار نے یہ
 رنگ و بو * کہنے لگا * بے مہمان ہو نہو * اور کبھی

حرف تے ماضی متعدی کے فاعل سے حذف ہوتا
 ہی جیسا * مصرع * حارث لعین کی عورت بہتیرا
 روپکاری * فعل ماضی متعدی قریب و بعید کے
 صیغے سوائے اُن متعدیوں کے کہ جنکے ساتھ حرف
 مذکور نہیں ہوتا ہی مذکور و تانیث میں متابعیت
 مفعول کی کرتے ہیں مثلاً * مصرع * دی تھی خرا
 لے آنکھ پر ناسور ہو گیا * اور چنانچہ ہند نے
 کھانا کھایا * زید نے روٹی کھائی مگر جب
 قلامت مفعول یعنی حرف کو و کتین و حرف
 سے مذکور ہو تب فعل متعدی ماضی مذکور ہی ہوگا
 خواہ مفعول مذکور ہو یا مونث * جیسا زید نے
 کھانا کھایا * اور عمر نے روٹی کو کھایا * مصرع *
 ایک دم شالے پنا یا اشک سے اس آنکھ کو *
 اور سوائے اُن صیغے کے مذکور کے تاملی
 صیغے خواہ متعدی ہوں یا لازمی مذکور و تانیث میں

غافل کسی موافقت کرتے ہیں * جیسا * ہندہ کھانا
 لائی * سیتا یہ کلام بولی * ہندہ مارتی ہی ہندہ
 گئی ہندہ جاتی ہی * اور یہی حکم ہی فعل کی و ص ۵
 و جمع میں یعنی سوائے لازمی اور سوائے
 آن مستعملوں کے کہ جنکے ماضی میں حرف لے نہیں
 لاتے ہیں جیسے ماضی مستعملی قریب و بعید ہیں اُنکے
 صیغوں میں و ص ۵ و جمع برعائت مفعول ہوتی ہی
 جیسا * ہم نے کھانا کھایا * یا سپاہیوں کے سامنے
 شراب کے پیالے ساقیوں نے رکھے پیالے
 مجہول * پس لفظ رکھے کی جمعیت بسبب جمع ہونے
 مفعول کے ہی * یعنی پیالے پیالے مجہول مگر جب
 علامت مفعول مذکور ہوئے تب فعل واحد ہی ہوگا
 خواہ مفعول واحد ہو یا جمع مثلاً شراب کے
 پیالوں کو ساقیوں نے رکھا *

ہندی میں افعال دو قسم ہیں صحیح وہ کہ جس میں تغیر و تبدیلیاں زیادہ یا حذف حروف کے تصریف کے وقت نہیں ہوتے ہیں مثلاً مارنا کا تنہا پہنچنا * اور غیر صحیح وہ کہ جسمین عند تصریف تغیر و تبدیلیاں یا حذف یا زیادہ حروف کے واقع ہو جیسا لفظ کرنا قیاس چاہتا ہی کہ ضیغہ ماضی اسکا لرا ہوے لیکن راکو حرف یا کے ساتھ بدل کر کے کیا کہتے ہیں * اور ایسے ہی لفظ مرنائین چاہتے کہ ماضی مراد مرے وغیرہ ہوے لیکن حرف راکو داد کے ساتھ بدل کے تو اکہتے ہیں * اور لفظ جاننا کے ضیغہ ماضی چاہتے کہ جایا د جائے وغیرہ ہوے لیکن اس جہت سے کہ حرف جیم و کاف فارسی کبھی ایک دوسرے کے ساتھ بدل ہوتے ہیں جیم کو کاف فارسی کے ساتھ بدل کیا تو چاہئے کہ گاہا بکاف فارسی ہونا

لیکن واسطے دفع الثباس و مشابہہ ساتھ
لفظ گایا کے کہ وہ ماضی ہی لفظ گانا بکاف فارسی کا
جو بمعنی سرود کے واقع ہی الف حذف کر کے
گیا گئے وغیرہ کہتے ہیں پر عند التریب دو سرے
فعل کے ساتھ کبھی وہ اپنی حالت اصلی پر رہتا
ہی اور لفظ ہونا کے ماضی کا صیغہ چاہئے کہ لفظ ہویا
وغیرہ ہوئے لیکن حرف یا کو حذف کر کے ہوا
وغیرہ کہتے ہیں * اور جو فعل کر اُس کے آخر میں
حرف علت ہوئے اُس کے مضارع میں قبل علامت
مضارع کے کبھی ایک و او زیادہ کرتے ہیں مثلاً
ہو دے کھا دے پیوے اور گئی ابے
نظر آتے ہیں کہ عند التصریف اُسکی حرکات میں
تغیر و تبدل واقع ہوتی ہی جیسا دینا دینا کے
صیغہ ماضی چاہئے کہ دیا دیا ساتھ ال و لام
مکسور بکسرہ مجہول ہوئے لیکن کہتے ہیں بکسرہ

منفرد اور لفظ سمجھنا کے ماضی کے سینے چاہئے کہ
 سمجھنا یہ سیم مفتوح ہوئے لیکن کہتے ہیں سمجھا سیم
 ہاکن اور اسطرح دیکنا پھلنا سرکنا لکھنا پکھلنا
 لگانا * باب سیوم *

بیان میں مجاز کے جو فعل میں ہوتا ہی اور ذکر میں
 بعض فوائد کے جو حاصل ہوئے ہیں فعلوں سے *
 ماضی بعید کی جگہ مجازا کبھی ماضی قریب کو استعمال
 کرتے ہیں جیسا ہم کل اُس سے ناخوش ہوئے
 آج خوش ہیں یعنی کل ناخوش تھے * اور
 جیسا میں کل دین گیا ہوں یعنی گیا تھا * اور کبھی
 ماضی کو یا عتبار قریب الوقوع کے مستقبل کی
 جگہ ذکر کرتے ہیں جیسا کھانا لایا دین صاحب لایا
 یعنی نزدیک ہی کر لانا * ہندی میں مسجد کو کبھی
 جیغہ امر یا نہی کی جگہ استعمال کرتے ہیں *
 * مصرع * ماکہ کو ای دیو الے مت ساتھ

لے دے۔ بونا * یعنی مت دے۔ بو * اور صیغہ مضارع
 کبھی مجازاً صیغہ ماضی کے معنی میں آتا ہے جیسا * بنیت *
 پس جب حسین سرور بن کر بلا میں آئے * دیکھیں
 تو سامنے سے کچھ لوگ ہمیں پر آئے * یعنی
 دیکھا * اور کبھی صیغہ حال معنی میں ماضی کے * جیسا
 میں فلانی جگہ گیا تھا دیکھتا ہوں کیا قضیہ مچ رہی
 یعنی دیکھا * لفظ چاہنا کے صیغے کو یا لفظ پر یا والا
 جب کسی فعل کے ساتھ ملا دیں تب اسے استقبال
قریب کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جیسا مرا چاہتا ہے یا مرے
پر ہی یا مرے والا ہے یعنی نزدیک ہی کہہ رہا ہے *
 اور اسی لفظ چاہنا سے بے کسی الفاظ جو مشتق
 ہیں یعنی چاہے دچاہتا ہے دچاہیگا کہ ہی کلام میں
 آئے سے مفید ہوتے ہیں معنی ضرورت یا مناستہ کو
 مثلاً تم کو چاہئے و ان جانا یعنی ضروری یا مناسب
 ہی * فعل مرکب جب حاصل ہو لفظ کرنا یا جانا

چاہئے کہ

چاہئے کہ

پکھانا

کر میں

ہے

تعمیل

ہوئے

اور

بھی

کی

لایا

بھی

ن

اتھ

یا رہنا کے ملائے سے تب وہ مقید ہوتا ہی معنی
 کثرت یا استمرار کو جیسا ناچا کرو یعنی اکثر اوقات
 میں * پیتے رہو یعنی ہمیشہ * بولتے جاو یعنی اکثر اوقات
 میں * قائمہ * کبھی کبھی فعل کو مکرر لاتے ہیں
 واسطے حاصل ہونے معنی کثرت کے جیسا چن چن
 بولتے بولتے مارتے مارتے کھا کھا کھاتے
 کھاتے چلتے چلتے * قائمہ * جو وقت ایک صیغہ
 ماضی مذکر اور ایک ماضی ہو نہت کا مرکب ہو تب
 وہ دال ہی مشارکت پر اور چاسہ ہی طرفین کو
 جیسا مارا ماری دیکھا دیکھی * قائمہ * جب لفظ
 پڑنا یا پھر نا کے صیغے دوسرے مصدر یا حال کے
 ساتھ ترکیب پاو میں تب مقید ہوتے ہیں معنی
 ضرورت کو جیسا جانا بنا یا جانا پڑا جاتے بنا کھانا بنا
 کھانا پڑا یعنی جانا یا کھانا ضرور ہوا * قائمہ * امر کے
 جمع کے صیغے کو اکثر تعظیم کے مقام میں بولتے ہیں

جیسا آد اور امر ذرا سے استفاد ہوتی ہی کر ہی
 عزت یعنی پیار جیسا * شعر * آنجھ نہیں میں بس
 کہ بنایا تیرے لئے * یہہ خیمہ سیاہ و سفید ہوتا ہی *
 اور کبھی تحقیر جیسا لفظ آلے و کھالے وغیرہ *
 اس طرح کے افعال اکثر جزا طلب ہیں جیسا وہ
 آلے تب میں جاؤنگا * قائمہ * لفظ جاتا وغیرہ
 اس طرح کی الفاظ جو ایسے کلام میں واقع ہیں
 یعنی میں جاتا تو اسے خوب مارتا ماضی شرطی
 ہی لفظ ہینگا دہینگے مفید ہیں معنی حال نو جیسا مارتا ہینگا
 و مارتے ہینگے اور لفظ ہوئنگا دہوئگا دہوگے
 جب کسی فعل ماضی کے ساتھ مرکب ہو میں
 تب مفید ہوتے ہیں اسبناہ کتیں جیسا میں
 سمجھا ہوئگا تو سمجھا ہوگا وہ سمجھا ہوگا ہم تم دے
 سمجھے ہوئے * لفظ لگنا کے ساتھ جب نوی فعل مرکب
 ہوئے تب قائمہ شروع فعل کا دیتا ہی جیسا

آئے لگا کھانے لگا یعنی کھانا شروع کیا اور
لفظ چکانے کے ساتھ جب مرکب ہو کوئی فعل
تب فائدہ انتہائی فعل کا حاصل ہوتا ہی جیسا کھا چکا
یعنی کھانا تمام ہوا * امر واحد کے ساتھ تعظیم
کے مقام میں اکثر لفظ ہے یا نیگا بیاسے معروف
اور جئے و جیگا ملاتے ہیں جیسا مارے مار نیگا
ہوئے ہو نیگا پائے ہا نیگا ہو ہو جیگا دیجئے دیجیگا
لیجئے لیجئے گا * اور کبھی لفظ ہے کے ضم کرنے سے
فائدہ مضارع کا حاصل ہوتا ہی جیسا دان پہنچتے ہی
بیکبارگی میرے خیال میں آتا ہی کہ غلامی جاگہ
پائے یعنی پتلون *

* بحث سینوم *

حرف وہ لفظ ہی کہ بغیر ملائے دوسرے لفظ کے
معنی اُسکے سمجھے نہ جائیں بس حروف سے
دستی و سبب کہ ہی آتے ہیں واسطے ابتدا

کے اور حرف تک و تک و لے و لک
 و توری واسطے انتہا کے جیسا سیر کی ہم نے
 لکھنؤ سے مرشد اباد تک یعنی شروع سیر کا لکھنؤ
 انتہا مرشد اباد میں * اور کبھی یہی حرف سے و
 سستی و سون واسطے بیان کے آتے ہیں جیسا
 اُسکو کس بات کی کمی روہ سے اجناس سے
 کپڑے سے اور کبھی معنی میں بعض کے جیسا
 زید قوم مسلمان سے ہی یعنی بعض فرد اُسکا
 اور کبھی معنی میں سبب کے جیسا * مصرع *
 تو شور سے میرے بھی بیزار نہ ہو مرگز * یعنی بسبب
 شور کے اور کبھی استعانت کے معنی میں جیسا
 اسنے دو توہدوں سے قلعہ چھین لیا اور حرف میں
 واسطے ظرفیتہ کے خواہ مذکور ہو جیسا ہر آغ میں
 تیل نہیں * یا مقدر جیسا کل میں تیرے گھر
 گیا تھا یعنی گھر میں * حرف کو دکتیں و حرف کے

یعنی یای مجہول علامت ہیں مفعول کی جیسا اُسکو مارا
اُسکے کس یا اُسے مارا اور کبھی حرف کو ظرف کے معنی میں
آتا ہی جیسا گھر کو گیا لکھو کو جاؤ لگا یعنی گھر میں
یا لکھو میں * اور کبھی معنی عوض کو مفید ہوتا ہی
مثلاً یہ گھور آکتے کو بیچو گے یعنی کتے روہ کے
عوض * حرف ساتھ واسطے معیت و اتفاق کے
ہی جیسا * اُسکو وہ اپنے ساتھ لے جایگا * حرف پر
دلات کرنا ہی استعمال پر جیسا زہ کو تھے پر ہی اور
کبھی معنی میں لیکن کے مثلاً * بیت * جی میں کیا کیا
ہی اپنے ای اہم * پر سخن تاباب نہیں آتا * اور
کبھی ظرفیت کے معنی کو مفید ہوتا ہی جیسا تم میرے
گھر پر آؤ یعنی گھر میں * یا وہ کتاب گھر پر ہی یعنی
گھر میں حرف جو اور حرف کہ یعنی کاف عربی ماکور
آتے ہیں واسطے بیان ماقبل کے مثلاً کتے نے
کہا دونی سے جو پیاری بکے پاس جاؤ زید نے کہا

عمر و کو کہ میں کل باغ کو جاؤں گا * حرف نہ و حرف
 م ت و ہمیں واسطے نفی کے ہیں اور مثال
 اُسکی ظاہر ہیں * اور حرف آ یعنی الف مفتوح
 و آن و نر و ن یعنی نوں مکسور دلالت کرتا ہی
 نفی کے اوپر جیسا اہل یعنی تانیہ والا نہیں آن پر ہا
 نہ بل نہ ر * حرف آئی ہا لفت مفتوح و ای
 ہا لفت مکسور و ارے پیائے مجہول و اری
 پیائے معروض و حرف و ہو او مجہول و رے
 پیائے مجہول و اے و اچی و ہوت و یا
 و حرف آ یعنی الف ساکن یے سب حرف نہ ا
 ہیں مثلاً ای کر کے او چھو کر کے اری ہندہ
 اے مردک اچی میان گہر و ہوت یا خدا خدا یا
 ساقیا * حرف ہو جب فعل امر کے آخر میں
 آوے تب فائدہ دعا کا حاصل ہوتا ہی خواہ نیک ہو
 یا بد جیسا خوش رہے یا مرے یعنی میں دعا کرتا

ہوں خدا کے بیان کہ تو خوش رہے یا کہ مرے *
 حرف کاف و ہاء موافق قار مہی کے علامت
 تصغیر کی ہیں جیسا مردک با غیچہ یعنی بچھو نا
 آدمی و بچھو نا باغ * حرف آ یعنی الف ساکن
 و حرف و استعدی بانو اسطہ کی علامت ہیں جیسا
 پکنا پچانا پچو نا حرف کر بکاف عربی تر جمہ
 حرف با کا ہی فارسی میں مثلاً * مصرع * گھر
 ہمارا خانہ نامہ کر مٹ ہو رہا تھا * یعنی بخانہ خدا اور
 وہی حرف کر اکثر محصولات پر واقع ہوتا ہی جیسا
 بنکر چلکر اور کبھی فاعلیہ کو منفید ہوتا ہی جیسا
 دنگر آفتاب کو کہتے ہیں یعنی دن کرنیوالا حرف
 سا و آنہ حرف تشبیہ ہیں مثلاً مرد سا مردانہ
 یعنی مرد کے برابر حرف اور دہن و دوہر و لیکن
 و بھی و ہر حرف عطف ہیں اور حرف یا و
 حرف کی پائے متروک و ہمیں تو و خواہ و چاہو

حروف تہ دید ہیں مثلاً میں تم کو ز و پی نہیں و ینیکا
خواہ خوش ہو یا بیزار * و لفظ اگر و جو حرف
شہ ط ہیں * و حرف تو و کس حرف جزا
جیسا اگر یا جو تم میرے یہاں آؤ تو یا پس تم کو
میں رو پی دو گگا اور کبھی حرف تو زائد ہوتا ہی
مثلاً * مصرع * صاف تو کہہ کہ میان تم تو ہو کے
اہل نصاب * اور لفظ سوائے و مگر و ورا
و ما در ا حروف استثنائیں جیسا آئے ہمارے
پاس طلبہ سوائے زید کے لفظ ان حرف
ایجاب ہی مثلاً تہنے ثانی کتاب ہر ہی * بندہ نواز
ان * لفظ البتہ واسطے تاکید اثبات یا
نفی کے ہی اور ہرگز واسطے تاکید نفی کے
ہی اور کبھی مصدر کے بعد حرف کالاتے سے
یعنی ہرگز کے حاصل ہوتے ہیں جیسا میں نہیں
و ینیکا یعنی ہرگز نہیں لفظ ہی یا کے معروف

واسطے حضور یا تاکید کے آتا ہی مثلاً
 اس شہر میں کٹن ہی داتا ہی دوسرا
 کوئی نہیں ہی آدمی اسی کو دو * کیا ہی آدمی
 ہی * مصرع * سنتے ہی یہ دلو لگی اُسکے چوت *
 * فائدہ * اکثر حروف فارسی و عربی ہندی میں
 مستعمل ہیں جیسا از بر یہ لے با غیر جز
 تاقی من اور کبھی حروف کمر ایک سے
 زیادہ لاتے ہیں مثلاً اُسکیتن کو دیا * مصرع *
 مچ سے ناشام ملک خوض کر * اور گھر میں
 سے گھوڑے پر سے * فائدہ اکثر حروف دو
 لفظ کے درمیان واقع ہوتے ہیں مثلاً حرف
 ب و ا یعنی الف ساکنی دتے و داد و
 وکاد کے وکی جیسا وریدر دو بدو سال بسال
 جایا لبالب دورا دور جھپا جھپ گاہ بیگاہ
 گفت و گور ات و رات لال و لال کہ ہی

نکدہی کچھ نہ سمجھہ کہیں نہ کہیں کھیت کا کھیت
 جنگل کا جنگل غت کے غت رات کی رات *
 * مقالہ دوم مرکبات میں *

مرکب وہ ہی کہ دو لفظ یا زیادہ سے حاصل
 ہووے اس طرح کہ جز و لفظ جز و معنی پر دلالت
 کرے مثلاً زید کا گھر آج بس زید دلالت کرتا ہی
 اپنے معنی پر اور گھر آج اپنے معنی پر یہہ مقالہ
 مشتمل ہی دو بحث پر *

* بحث اول *

مرکب غیر کلامی وہ ہی کہ سینو الا اسی پر
 اکتفا نہ کرے بلکہ متظہر رہے دوسری بات کا *
 پس مرکب غیر کلامی کی چار نوع ہیں *

* نوع اول *

تو عینی وہ کہ صفت و موصوف سے مرکب ہوے
 ہندی ترکیب تو عینی میں اصل یہہ ہی کہ صفت

مقدم ہو کے موصوف پر مثلاً اچھا شہر بھلا مانس
 * اور فارسی ترکیب تو صیغی میں اصل یہ
 ہی کہ موصوف مقدم ہو صفت پر اور اس صورت
 میں موصوف مکسور ہوگا جیسا عاشق پاک
 مرد نیک اور عکس اُسکا بھی صحیح ہی لیکن اس
 صورت میں موصوف مکسور نہ ہوگا جیسا پاک
 عاشق نیک مرد * اور ہندی صفت و موصوف
 کے درمیان موافقت شرط ہی نہ کیر و تانیث
 میں مثلاً اچھی لڑکی بیائے معرود اور وحدت
 و جمع میں جیسا اچھا لڑکا اچھے لڑکے بیائے
 مجہول اور حالات میں جیسا بھلا بندہ حالت
 قاعلی میں اور اچھے لڑکے کو حالت مفعولیہ میں
 اور اچھے لڑکے کا وغیرہ حالت اضافت میں
 * قائمہ * جب دو لفظ ملکر ایک اسم کی
 صفت واقع ہوں تب اس مرکب کے جزو

آخر کی تذکیر و تائید میں موصوف کی رعایت کرتے ہیں مثلاً تنگری تو نامرد * پس لفظ تنگری ہونٹ ہی چاہئے کہ تنگری تو بیٹے سے متروک کہتے لیکن رعایت مرد کے تنگری تو تا کہتے ہیں اور ایسے ہی جھوٹی بھرا کر کا اور پاپ موٹی کر کی *
* نوع دوم *

ترکیب اضافی وہ ہے کہ مضاف و مضاف الیہ سے مرکب ہوے اور ہندی ترکیب اضافی میں اصل یہ ہے کہ مضاف الیہ مقدم ہو مضاف پر جیسا مرد کا گھر اور اُس کا غلام اور عکس بھی درست ہی گھر مرد کا غلام اُس کا اور جمیع اضافت فائدہ * تخصیص کا دیتی ہے چنانچہ مرد کا گھر یعنی عورت کا نہیں اور اُس کا بیان ہو چکا بحث اسما کے باب چہارم کی فصل چہارم میں *
* نوع سوم *

ترکیب متعدد ادی کہ دو عدد سے مرکب ہوئے
 جیسا گیارہ بارہ * * نوع چہارم *

ترکیب استزاجی وہ بھی کہ دو لفظ ماں بناوین
 اس طرح کہ گویا ایک لفظ ہی اور وہ مرکب
 کسی چیز کا نام ہوئے جیسا کلکتہ پس یہ لفظ
 مرکب ہی دو لفظ سے کالکی نام ایک دیسی گاہی
 اور رکتہ بمعنی مالک کے اور کثرت استعمال
 کے سبب الف کو حذف کر کے کلکتہ کہتے ہیں
 اور اس طرح اکبر آباد شاہجہان آباد
 رام نگر جہانگیر نگر غازی پور جو پور انویہ شہر
 فتح گرھہ شاہ گنج بھگوان گوہ گوہا موسکنہ رنام
 اور سوا کے ان چاروں کے اور بہت شہر
 ترکیبیں غیر کلامی ہندی میں واقع ہیں کہ دے
 میسری کسی نام کر ہمیں چنانچہ اکثر مرکبات کہ
 دے صفات ہیں بحث صفات ہیں مذکور

ہو کے اور بعض صفات کے آخر میں حرف
 یا کے معروف کے لاحق ہوئے ہیں بمعنی
 مصرری حاصل ہوئے ہیں مثلاً دوست دوستی
 دشمن دشمنی ترش ترشی مرد مردی
 بر آبرائی مبتہا مبتہائی مہربان مہربانی بیصبر
 بیصبری بیوقری بیوقری کمی ناچار ناچاری *
 اور کبھی یا کے معروف واسطے نسبت کے
 آتی ہیں چنانچہ عربی ہندی فارسی عیسوی
 موسوی وغیرہ * حرف ائی وگی وہن
 وینا وپا دامن دہت و آہت و دت ویش
 دول و ش یعنی شین ساکن آخر میں آنے
 سے معنی مصادر کے ہوتے ہیں جیسا سیوک
 سیوکائی ادھک ادھکائی ترش ترشائی
 زندہ زندگی موتا موتا ہن زمان ہن بیوا بیوا ہن دیوان ہن
 موتا ہن برہا ہن احمقا ہن بلات ہن سوسناہت کردادت

سیدھا و ت آزمایش سوزش گردش فرمایش
 لکھول باول گھر ول * قائمہ * اکثر لفظ میں
 آنا کے لاحق ہونے سے معنی مکان کے حاصل ہوتے
 ہیں سر سر نا یعنی سر کی جگہ پانوپیتانا * لفظ
 آس آخر میں آنے سے معنی شوق کا قائمہ دیتا ہی
 چنانچہ پیاس موتاس * اور کبھی حرف نون
 ساکن و حرف الف اور حرف وا اور حرف
 وایغے واو معروف کو ترکیب دیتے سے معنی
 تصخیر یا تحقیر یا وعفیت کے حاصل ہوتے ہیں جیسا
 پیرن میرن بخشا ہیگنا بخشوا پیر و دینو لاد و
 دھا نو * اور ایسے حرف ر اور ہی بیایے
 معروف و حرف کاف ساکن دیا کے آنے سے
 تصخیر یا تحقیر ہوتی ہی جیسا آنکھ انکھری باگ
 بکری کھال کھلری دام وری گانٹھ گتھری
 پھور آ پھور یا یا مرد مردک تو پک سب پک *

کبھی لفظ خانہ و دان و گاہ و ستان و ستھان
 و زار و داری و باری و سال و سالہ کو آخر
 میں لائے سے معنی ظرفیتہ کے حاصل ہوتے ہیں
 جیسا کہ خانہ نوبت خانہ ناسد ان قلمدان
 شمسعد ان خواہ گاہ سحر گاہ ہند و ستان و بستان
 و دوستھان راجہ ستھان کشورستان لالہ زار
 گلزار پھلواری خانہ باری تکمال گاہ سالہ *
 لفظ فی اور در اور ال ہیں واسطے
 ظرفیتہ کے جیسا فی الفور الحال در ماہ در کار
 در میان لفظ سد اول میں جب واقع ہو تب
 دال ہوتا ہی معنی دوام پر جیسا سد ابھار *

* بحث دوم *

کلام اور جملہ وہ مرکب ہی کہ سامع اُسکے
 سننے کے بعد محتاج ترسہ دوسری بات کا *
 پہلے جانا چاہئے کہ جملہ بنائے کے واسطے ایک

مسند اور مسند الیہ چاہئے اور دو نون میں
 ربط کے واسطے ایک رابطہ ضرور * پس
 ہندی میں لفظ ہون ہی ہین ہو رابطہ غیر
 زمانی ہین اور لفظ ہونا کے جمیع صیغے اور
 لفظ تھا و تھے یا کے محمول و تھی یا کے
 متر و تھیں یا تھیاں یا کے متر و تھیں
 حالتیں ہین ایک یہ کہ افعال ناقصہ ہون اُس
 صورت میں و کے بھی رابطہ زمانی ہیں *
 دوسری یہ کہ بمعنی وجود کے ہون اُس
 صورت میں و کے فعل لازمی ہین جیسا کہ لڑکا ہوا
 یعنی جنازہ مان حال میں یا عمسرو تھا زمانہ سابق میں
 * قسم اول *

اسمیہ وہ کہ مرکب ہو کے مسند او خبر سے اور
 تمام کلام اسمیہ میں رابطہ مذکور ہوتے ہین جیسا
 میں عالم ہوں تو دانا ہی وہ فاضل ہی ہم غریب

پیش قدم طالب و ر ہو وے جائے والے ہیں زید
فاضل ہو ا زید و عمر فاضل ہوے میں کامل ہو نکا
و غیرہ ر ام تھا کر تھا سہا سنی تھی *

* قسم دوم *

جملہ فعلیہ وہ کہ ترکیب یاد کے فعل و فاعل سے *
اور ہندی میں سزاوار ہی یہ کہ فاعل و مفعول
مقدم ہوں فعل پر اور عکس اُس کا بھی درست
ہی * اور جملہ فعلیہ میں اکثر روا بط مذکور رہتے
پیش جب اُس جملے میں فعل ماضی قریب یا ماضی
بعید یا ماضی استمراری یا حال ہو جیسا زید آیا ہی
کر گا ہو ای میں نے مارا ہی زید کو و غیرہ زید
آیا تھا کر گا ہوا تھا میں نے مارا تھا زید کو و غیرہ
زید آتا تھا کر گا ہوتا تھا میں مارتا تھا زید کو و غیرہ
زید آتا ہی کر گا ہوتا ہی میں مارتا ہوں زید کو
و غیرہ * اور سوائے اُس کے باقی جملہ فعلیہ میں

مقدور رہتا ہی جیسا میں مارو نگا وغیرہ تو مار
 وغیرہ میں ماروں وغیرہ میں مارتا وغیرہ * قائدہ *
 وقت پائے جائے قرینے کے فعل کو جملے سے
 حذف کرنا درست ہی خواہ قرینہ مقالیہ ہو جیسا
 لفظ نہیں جواب میں اُس شخص کے کہ کہے
 کھانا لایا (نہیں) یعنی نہیں لایا * یا کہ ایک شخص
 نے پوچھا کہ میں دُعاں جاؤں جواب دیا کہ (مت)
 یعنی مت جاؤ * یا کہ جواب میں کہے لفظ ادھون
 بوا دادل معروف دہے مضموم و داو ساکن
 فون غنہ * یا کہ لفظ اُن جواب میں اُس شخص کے
 کہ پوچھے کھانا کھاؤ گے (اُن) یعنی اُن کھاؤ نگا *
 اور خواہ قرینہ عالیہ ہو جیسا ایک شخص نے پوچھا
 تم باغ کو جاؤ گے اور دوسرے نے انکار
 کیا اشارے سے سر کے یا ہاتھ کے یا قبول
 کیا اشارے سے *

* ثامنہ مشتمل ہی چار فصل پر *

* فصل اول *

حال وہ کہ بیان کرے ہیئتہ فاعل کی جیسا زید سوار
 چلا جاتا ہی یعنی جاتا ہی جس حالت میں کہ وہ
 سوار ہی اور اُس طرح عمر سوار پر آ ہی *
 یا کہ بیان کرے ہیئتہ و شکل مفعول کی مثلاً زید کو
 مارتے دیکھا یعنی زید کو دیکھا جس حالت میں
 کہ وہ مارتا تھا کسی کو یا اُس کو مارتا تھا کوئی *
 یعنی کلام میں حال واقع ہوتا ہی اِس طرح کہ
 احتمال دونوں سے حال ہونے کا رکھے یعنی فاعل
 سے اور مفعول سے جیسا میں نے گھوڑے کو
 زونے دیکھا پس اِس کے دو معنی ہیں ایک یہ
 کہ میں نے اپنے زونے کی حالت میں گھوڑے
 کو دیکھا اِس صورت میں لفظ زونے حال فاعل کا
 ہی * اور دوسرا یہ کہ میں نے گھوڑے کو

دیکھا جس حال وہ گھوڑا روتا ہی اور اس صورت میں حال ہی مفعول سے * اور ہندی میں تذکیر و تانیث حال کی ہر عایت ذی الحال کی ہوتی ہی جیسا زید سو تاہر اتھا ہندہ سوتی پر سی تھی *

* فصل دوم *

تمیز وہی کہ دفع کرے ابھام و شک کو اور اُسکی علامت اکثر ہی حرف سے یا با کے موطنہ چنانچہ زید زیر دستی سے یا مجہر چھین لیا یعنی جبراً اور حرف کر بگاف عربی جیسا میں کے عبارت بھول کر لکھی یعنی مسہوا * اور کبھی دے علامتیں مستقر رہتی ہیں اور تذکیر و تانیث تمیز کی موافق تمیز غنہ کے ہو گئی جیسا وہ عورت بھلی ناچتی ہی جب تمیز غنہ عورت ہو اور بھلا ناچتا ہی جب تمیز غنہ مرد ہو *

* فصل سوم *

دو نوع ہیں نوع اول یہ کہ موضوع یا معنی ہو اور

۱۔ اس نوع کی چار قسمیں ہیں اول صفت گروہ
 تابع ہی موصوف کا جیسا اچھا شہر بھلا مانس
 اور اُسکایان مرکبات غیر کلامی میں کماحقہ ہوا
 ہی * دوسرا عطف * حروف عطف ہندی
 میں ہیں لفظ اور وہیں دیاے فارسی مفہوم
 و حرف و آدو غیرہ کہ بحث حروف میں مذکور
 ہوئے * پس حرف عطف کے قبل جو لفظ ہو
 اُسکا نام معطوف علیہ اور بعد حرف عطف کے
 جو ہو اُسکا نام معطوف ہی اور معطوف و
 معطوف علیہ کے درمیان موافقت شرط ہی
 حالات میں یعنی اگر معطوف علیہ قائل ہو تو
 معطوف بھی قائل جیسا وہ آیا اور یہ لڑکا
 پونجا اور بندہ گیا اور لڑکا بھی * اور اگر معطوف
 علیہ مفعول ہو تو معطوف بھی مفعول جیسا
 اس گھر اور اس گھر تو تو رہا لڑکی اور

گھوڑی کو یہاں لاؤ * تیسرا * تاکید وہ کہ مقرر
 کردے اپنے مقابل کو جیسا آئے مرد سب اُن
 جذبہوں نے کھایا پس لفظ سب اور شبہوں
 واسطے تاکید جمعیت کے ہی * چوتھا * بدل
 جیسا ای زید تیرا دینا بھیا پہنچا * پس لفظ بھیا
 بدل ہی دینا ہے * * نوع دوم *

یہ کہ تو اربع مہل و نیمعنی ہو کے اگرچہ کبھی
 ترکیب اُسکی ساتھ متبوع کے مفید ایک
 معنی کو ہو کے جیسا پھوری اور ی پس لفظ
 پوری نیمعنی نہیں اگرچہ اُسکی ترکیب سے معنی حاصل
 ہوتے ہیں مثلاً شکاری شکار کے مرانکے خوف
 سے کہنے کہ پھوری اور ی لا دینے اگر پھوری
 موجود رہے تو پھوری لا وہیں تو لا کوئی ایسی
 چیز کہ اُس سے ذبح ہو سکے * اور اسی
 طرح رونی ادنی تر کی پر کی چو کی دو کی *

* فصل چہارم *

بعضے فوائد میں لفظ مانا و پہنچنا و جھانا و پھبنا
 و سو جھنا و لگنا کے صیغے اگرچہ افعال لازمی ہیں
 لیکن اُنکے ساتھ اکثر متعلقات بصورت مفعول
 کے آتے ہیں اگرچہ وے فی الحقیقت مفعول
 نہیں مثلاً قلانی چیز ملی مجھے * تجھے و مان پہنچنا ضرور
 مجھے جانا بنا * یہ کلام تجھے بھانا نہیں یا اُسے
 پھبنا نہیں * تجھے یہ چیز سو جھی نہیں * تمہیں
 کیا یہ کام خوش نہیں لگتا * اور جس طرح فعل
 مقضی ہی فاعل اور مفعول کا ایسے ہی مصدر بھی
 جیسا اُسکو مارنا مناسب نہیں * اس چیز کو
 کھانا خوب نہیں * فائدہ * جب دو شئی کو جو
 بحسب مراتب مختلف ہوں ایک جملے میں لا دین
 اکثر ابتدا و انتہا سے کرتے ہیں جیسا مان باب
 چھوٹا برا جو رو خصم کیم ویش را دھا کشن

سیتا رام * فائدہ * کلمہ * سبجان اللہ واسطے
 تعجب کے ہی اور لفظ واہ واہ شایاں و مرجہا
 و ماشاء اللہ کلمے تحسین کے ہیں * فائدہ * دھنا
 اور دھکنا دونوں مراد ف ہیں ایسے چوسنا
 چکنا ہنا ہٹکنا * اور بطور تکیہ کلام اکثر یہ
 الفاظ ذکر کرتے ہیں یعنی جو ہی سو * تمہارے
 سوخیر * صاحب مہرمان * نا خدا چشم بد دور *
 * تمت *

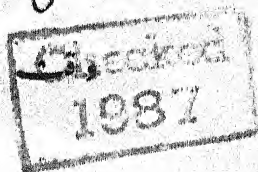


* الفاظ مذکور خلاف قیاس *

افروت آدمی اسپات ارتعاش افقی
 الش الموت بات بادکش بالش
 بانق بت بخت بت بخش بانقت
 بندو است بوت بونت بھوت بیت
 بینت بیونت پات پات پاداش پانی

پت پت پرت پلنگ پوش پات
 پوست پی پیت تابوت تاش تحت
 تخت ترکش تفاوت ثوت تات
 تقات تنیت ثبوت جفت جماعت
 جوش جهرمت جی چپ و راست حرکت
 حرکت چوکت چهرکت چیت حضرت
 خرگوش خودش خشناس خلس خلعت
 خواهی خوان پوش دانست
 درخت دست دشت دوست دوش
 دهی دایت رخت رخت ریت
 ریش زربفت ساتھی ساتھی سرپوش
 سرگوش سروش سریش سوت سیاه گوش
 شالی شربت شش طشت طی طیش
 عرش عفریت عیش غش فحش فرش
 قاش قماش کبریت لکوکش کشت

گیت کزشت کوت کوت گهونیت
 کهیت کیت گردپیش گرگرت گوش
 گوشت گوی گهات گهونیت گهی گیت
 لات لخت ماش مینس مرکت مرگهت
 مشت مقیش مات منت موت موتی
 موش میش ناو نوش نعش نقش
 نمش نوش نیش وحش هشت
 هوش یا قوت یمنی یورش
 * الفاظ مونث سماعی *



آب ابدا ابرو آبرو آبشار آبج آپس
 آمارن آتادل آتستان آتشک آتکل
 آتھان آتھیتھ ابل اجلاس احاطه
 احتیاج اخذ اخگر آخور ادا ادبار ادھوتر
 اذان آر آرزو ارذید ارض اُریب
 آر اران ارنگ آزار ازل

آس اساس استاد استدا استرغا
 استمداد استکراه استمداد آستین
 آسیا اشتغال اشتهار اضطراب اعطاج
 اصل اصلاح اطلاع اطمینان اعتراض اعتنا
 اقرا افراط آخرین افسر اغیون اذیم
 اکثاف اکراه اکثر اکیر آگ آل
 ألاق التبا التماس ألبصحة اللحاح النخالق
 الربلرب الف بے التماس النک لنگ الو
 الول امان آمد اهاد أمنک أمید آن
 آن بان انساب انبیا انتها انجمن انجیل
 آنج انچاستس اندراین آنس انشا
 انکمه انگیا آواز ادب ادوجل ادیس
 اوک اوکمه اولاد آون ادنا اونگمه آه اهتمام
 اقبال ایذا ایراد ابقا ایما اینتھہ باپچہ
 باد بار بارگاہ بار بارہ بایس باسابق

باگ باگدور بال بھر باو بالین بام
 بامداد بانک بانگ بانجھ باد باه بج
 بخت بحر بدرود بدھیا بر برآمد برادر
 بربط برخورد برد برت برق بر بربر
 بزم بساط بساھن بطلان بچہ بنگل
 بقا بقا بک بکیر بکر بلا بلبل بزم
 بن بنا بنجر بند بندوق بندیا بنفشہ رنگ
 بو بوجھہ بو بھار بول چال بوند بہار
 بہارن بہال بھیک ہر بھم بہل بھندہ سار
 بھنگ بھور بھوڑ بھوکھ بھول بھون
 بھیر بھیکھ پیاض بیتھک بینج بید بیع
 بین پار پاکھر پاگ پگیا پال پالیر
 پابل پتوار پتیل سوز پنگن پتھیا پھر
 پچھار پرتل پرچ پرک پرکھ پرگاہ
 پردا پرواز پر آھن پر پا پز ادا پسند پشم

پکال پگر پکاج پگاه پلتن پلک پناه
 پندل پو پوال پو پجه پور پو شک پو پنجه
 پمال پهانک پهب پهبین پهگار پهچان
 پهر یا پهنج پهنک پهونهار پهینا
 پهینک پیار پیاز پیاس پیال پیب
 پیته پیچک پیچمه پیر پیزار پیشواز
 پیک پیکار پیکان پیسته پینک پینگ
 پیده تاب تار تار تاک تان تانت
 تاه تپ تاب تبار تج تجسس ترب ترازو
 ترنگ تریز ترپ تعداد تفنگ تمک
 تکرار نگا پو تکر و تلک تلوار تمال تمنا
 تمول تنخواه تواضع توبه توپ توپک
 توبه توشک توفو توقع توند تهر تهاب
 تهاه تیش تیغ تاپ مال مانک مانگ
 مانگ تپا تر تر . تسک تگر

چار چاس چال چانپ چاد چهراس
 چکان چتون چنان چک چخ چداس
 چراند چر چرهد چریا چشک چشم
 چشمک چق چقماق چک چکا چاک چقاچاق
 چکن چل چلا چل چلمن چلون چلان چلر چلم چمر کسه
 چمکار چنگ چنگهار چنگیر چوان چوب چوبک
 چوبه چوک چونچ چونک چهاب چهار چهاگل
 چهال چهان چهانن چهاند چهانون چهب
 چهانک چهچهندر چهر چکار چهر پلا چهکر
 چهل چهلنگ چهک چهپ چهیر
 چهیلن چهینک چهچک چخ چیز
 چیک چیل چیا چین چب جسم چد
 چود چویش حرب حرص حام حد حایل
 حمد حنا حیا حبس حبس خاتم خاطر خاک
 خاکتر خانقا خبر خواد خوام خرد خرید

خریف خزان خز خستک خطا
 خفا خاش خلعت خو خوراک خالق خوشبو خیاط
 خیر خیل داد دارد دار همه داشتن دال
 دانگ دیده ها دیر دبور درد درزن
 درمان درود دستار دستک دعا دغا
 دفعه دلدل دم دنگل دنیا دوا دوا ده
 دوال دوب دوچار دورن دور دور
 دوکان دهاپ دهار دهاک دهاندها
 دهج دهرک دهبازر دهمک
 دهن دهنک دهبوب دهبول دهموم
 دهنوک دید دیر دیگ دیمک دیوار
 داک دآنگ دال دایا دکار دگ
 دور دهارس دهنوک دهبیل ذبح ذم
 ذاب راس راکه رال ران رانگ
 راه ره رای ربیع رجه رجاء رحل ردا

و دیف رز رسد رسم رسید رخا
 رفاه رفتار رقم رکاب رگ رگر رگید
 ریز رنجک رواج روارو رواس روباه
 روح ارواح روداد روکت زدکر رونق
 رو هو ریچھه ریج ریرہ ریسمان ریگ
 ریل پیل ریم زینک ریوندا زبان زبور
 زتن زخم زردک زره زعفران زعم
 زغن زغن زک زلف زلو زمام زمین
 زنا زمار زنبورک زنبیل زنجبیل زنجفت
 زنجیر زه زیب زیر ساجھه ساعده ساق ساگون
 سان سانشه سانس سانگ شیل
 سپاس سپاه سپر سپرد سته ستوه
 سچ سحر سخا سه سرا سراه
 سبراه سدره سردال سرون
 سرکار سرنگ سهرین ستر ستراهنه

سدرن سزا سطر سقفت سنجین
 سل سلال سناج سجه سسم سموم
 منان سجات سذ سندان سنگین سو
 سوج سوجه سورنجان سوزن سوزار سوگند
 سونجه سوند سونف سونگه سونگهن
 سوهن سو سیپ سیته سیخ سیج
 سیز سیل سیم سینگ سیوئن شاخ
 شافار شارع شال شام شان
 شب شدیگ شبنم شر شراب
 شرح شرط شرم شریان شست و شو
 شطرنج شماع شفا شفق شکر شکل
 شکن شکوه شلاق شناخ شمشیر شمع
 شمیم شنید شهرگ شیشم مبا مبع
 مباح مهر محک مدام مدر مدف مراء
 مرمع مرقه مصلح مفا مفرع ملاح

هاج صاب مسمام صندوق صنف صید
 ضد ضرب ضام ضوا ضیا طب
 طباشیر طبع طبک طحال طرب طرح
 طرز طرف طاق طلب طمع طنب
 طنز طوائف ظهر حار عدس عدن عرض
 عروض عزاء عشا عطا عقل حاج عمر عنا
 عنان عنایب عهد عید عین عینک غب
 غبار غذا غربال غرض غزل غیلن غنا
 غور غیاث فاخه فاق فال فالینر فانوس
 فتح فبحر فدا قرح فرد فرع فرغول فرهنگ
 قریاد قریب قصد فصل قضا قفنان قفقه
 فکر قلاح قلاخن قلغل قناح فندق قوج قولاد
 فهمید قاب قبا قبر قبض قتال قدر قسط قسم
 اقسام قضا قطار قطع قفا قلقل قنوط قور
 قوس قوم قید کابک کارد کاریز کاس

کاکل گاه کپاس کتاب کتیا کترن کجک
 کج کچال کچچ کچکول کچنار که کرج
 کون که کرک کتور اگر کسک کشود کف
 کفر کفک کلاغ کلاه کلاک کلابا کلید کمان
 کمر کسک کند کمین کنار کنبشک کنبجا کنه
 کود کوک کون کویان کهال کهان کان
 کهپاج کهپریا کهدیر کهراهند کهوجه کهیر کهیل
 کهینج کج کیچر کیسر کیل کیینل گاج
 گاد گاتر تھوپ گار هه گاگر گانتھه گاند گاه
 گپ گپ شب گتھیا گتھیا باد گذر گذران
 گرج گرد گردان گردانک گرد باد گردن
 گرد نواح گره گریا گایا گریز گرتھیا گزاف
 گزک گزند گفار گفتگو گفت و شنید گلن بانگ
 گنجیا گند گنده گند هک گوچن گود گور
 گو سبند گو لر گو لک گون گونخ گوند گنه

گهوار گهاس گهام گهمان گهر یا گهس پشته
 گهسن گهن گهناهن گیاه لاته لاج لاد
 لاف لاگ لب لپک لپیشن لنگ لیا
 لحن لحن لسان لعن لغام لگام لقا
 لکه لکار لم لهر لیم لهر لوه لوتنه لوح لونگ لوه
 لوهار لهر لهر لید لیزم لیکه لیل مار
 ماند مانگ مانند ماوا مبتدا متاع متع متک
 مثل مثال مثل مثال جمال مجلس
 محراب محشر محفل محک مد مذح مد
 مراد مرچ مردک مردنگ مرقد مرگ مرد
 مزار مره مرثگان مسا مسجد مسطر
 مسند مسواک مشعل مشق مشک مصاف
 مصباح مضرب معاد معناد معجون معدن
 معراج مقراض مقعد مگس ملاپ ملال
 منخر منذیل منزل منطق منقار مونه
 موج موچه مورچال مورچنگ مونج مونگ

مہار مہر مہک مہم میان مینج میراث
 میز میزان میعاد میل مینا میندا میناپ
 ناز ناس نافت ناک ناگیر ناموس نان
 ناند ناںھیال ناو ناوک نبض نتھہ نثار نثر بچھاو
 نشر نحو نذا نذر نود نرگس نس
 نال نسیم نشر نصاب نظر نظم
 نفرین ^{نفس} نفیر ^{نقا} نقاب نقب نقل
 نمبر ^{نکین} نکیل ^{نگار} نماز نکین نخط نمود ^{نک}
 نوا نوار نورین نور و نوک نول نوم
 نر نیار نیشکر نیگ تیند نیو واشد واد
 و باد وچھ ورع وسط وضع وقا ولا ہانک
 ہتھ ہججو ہر تال ہر ہکاس ہل چل ہوا ہور
 ہوس ہوک ہول ہیزم ہیکل یاد یاس یال *
 واضح ہو کہ اردو کے سماعی مذکور و نوشت عامی عراستہ
 کتب انگریزی سے جو پایا واسطے افتادہ مقلدین کے اس
 رسالہ نگار نے آفرین چھپوایا سنہ ۱۲۶۳ ہجری

Checked
1987

CHECKED 1995